



صبر و استقامت، ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ!

رمضان المبارک

اعتکاف.... فضائل احکام و مسائل

دعا..... فضائل و آداب

کراچی

اکم کیو اکتین عشروں سے
شہر کا امن غارت کیے ہوئے ہے۔

امیر خیر و فیہ سنیہ سراجہ میر حفظہ

قرآن و سنت
کی روشنی میں

- ماہ رمضان کے علاوہ اعتکاف کرنا.....؟!
- اعتکاف اور خواتین.....؟!
- معتکف پر پابندیاں.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

خصوصیاتِ رمضان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرة)

”ماہ رمضان وہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں رہنمائی اور حق و باطل میں تمیز کی واضح نشانیاں ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے۔“

گزشتہ درس میں ایک تجارت کا ذکر کیا گیا تھا جو اللہ اور بندہ مومن کے درمیان طے پائی ہے جس میں بندہ مومن اپنی جان و مال کے عوض اللہ تعالیٰ سے جنت کا سودا کرتا ہے اسی تجارت کے عوض بندہ مومن میں جو صفات پیدا ہوتی ہیں انہیں میں سے ایک روزہ رکھنا ہے:

﴿الْقَائِمُونَ الْحَيُّونَ وَالْحَمْدُونَ وَالسَّائِيحُونَ الرَّكْعُونَ السُّجِدُونَ﴾ (التوبة)

”وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (راہ حق میں سفر کرنے والے)، رکوع اور سجدے کرنے والے ہیں۔“

رمضان المبارک مسلمان کے لیے نیکیوں کا ایک موسم بہار ہے جس کا ہر لمحہ اس قدر قیمتی ہے کہ اگر اس سے استفادہ کرتے ہوئے مسلمان اپنے لیے مغفرت کا سامان نہ کرے تو وہ نبی کریم ﷺ کی بددعا کی زد میں آجاتا ہے۔ رمضان المبارک اپنی بے شمار خصوصیات کی بنا پر دوسرے مہینوں اور دوسری عبادات سے متمیز ہے مثلاً: ① روزہ دار کے منہ سے نکلنے والی ہوا اللہ کے ہاں کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔ ② روزہ دار کو بے حد و حساب اجر سے نوازا جاتا ہے۔ ③ روزہ دار کے لیے اللہ کے مقرب فرشتے اپنے رب سے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں جب تک روزہ دار روزہ افطار نہیں کر لیتا۔ ④ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آجاتی ہے، رحمت اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جبکہ جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ ⑤ سرکش اور سردار شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ کے بندوں کے دلوں میں وساوس پیدا نہ کریں۔ ⑥ اس مہینہ میں ایک ایسی رات بھی ہے جس میں کی جانی والی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ ⑦ رمضان کی آخری رات بھی روزہ داروں کے لیے مغفرت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ⑧ رمضان کی ہر رات آواز لگائی جاتی ہے کہ ”ہے کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع کریں، ہے کوئی بخشش کا طلب گار کہ اسے بخش دیا جائے، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشا جائے اور ہے کوئی سوالی کہ اس کی حاجت کو پورا کیا جائے۔“

اس کے علاوہ رمضان المبارک بے شمار خصوصیات میں جن کا تقاضا ہے کہ مسلمان اس مہینہ کی قدر و منزلت کے احترام میں لہو و لب سے گریز کرے اور سعادت کی راہوں پر چل کر اپنے لیے مغفرت کا سامان کرے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اعتکاف

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.] (متفق علیہ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں۔“ (بخاری، مسلم)

اعتکاف نفلی عبادت ہے مگر رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی کے آخری رمضان تک ہر سال دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور جس سال اس دنیا سے رحلت فرماتے ہیں اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ اس نفلی عبادت کا ثواب بہت زیادہ ہے اس لئے کہ انسان اپنے سارے کام اور ساری مصروفیات کو چھوڑ کر اللہ کے گھر میں اللہ سے راز و نیاز کرنے کے لئے گوشہ تنہائی کو اختیار کر لیتا ہے جس کا ثواب ایک حج اور عمرے کے برابر ملتا ہے۔ اعتکاف کی حالت میں کسی ضروری حاجت کے علاوہ مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں، زیادہ وقت اپنی اعتکاف کی جگہ پر گزارے۔

اعتکاف کی نیت کرنے والا اکیسویں رات کو مسجد میں آجائے رات مسجد میں گزار کر نماز فجر کے بعد اپنے خیمے میں آجائے۔ دنیاوی باتوں سے بچے۔ اعتکاف کرنے والا اگر صفائی کی غرض سے غسل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے بار بار غسل کرنے سے گریز کرے، رسول اکرم ﷺ اپنی زندگی میں ہر سال اعتکاف بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد امہات المؤمنین اعتکاف کرتی رہیں۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کی زندگی میں بھی اعتکاف کرتی تھیں مگر آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ باقاعدہ اعتکاف کرتی تھیں، اس سے معلوم ہوا، اگر عورتیں بھی اعتکاف کرنا چاہیں تو انہیں اجازت ہے۔

اعتکاف کے لئے روزہ اور مسجد شرط ہے۔ یعنی روزے کی حالت میں مسجد میں اعتکاف کیا جائے، عورتیں بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھیں عورتوں کو گھروں میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ امہات المؤمنین مسجد میں اعتکاف کیا کرتی تھیں۔

رمضان المبارک اور قرآن حکیم!

نبی مکرم ﷺ نے ماہ رمضان المبارک کی عظمت و برکات اور فضائل و مناقب کی انداز سے بیان فرمایا ہے۔ اس مہینہ میں ایمان و احتساب کے ساتھ دن کو روزہ رکھنا اور رات کو قیام کرنا دخول جنت کا ذریعہ اور سبھ گناہوں کا کفارہ ہے۔ رمضان کے فضائل میں یہ بھی آیا ہے کہ اس میں اسلام کے جملہ اصول اور نیکی کے کام جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس میں فرائض بھی ہیں اور نوافل بھی۔ اس میں صدقات اور مال کی زکوٰۃ کا موقع بھی ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ جسے عمرہ کی توفیق دے اس کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس مہینے میں شیطان پر وہ دوا دینے بند کر دیئے جاتے ہیں جہاں سے وہ انسان پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اس طرح انسان کو طاعات بجالانے اور نیکی کے امور انجام دینے میں بہت سے مواقع میسر آتے ہیں۔

ماہ رمضان کا یہ کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اس میں قرآن مجید نازل ہوا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت و بین اور واضح تعلیمات و ہدایات کا سرچ ہے۔ جو راہ راست دکھانے والا اور حق و باطل کا امتیاز کر دینے والا ہے۔ جو خمر کو شر سے فائدہ مند امور کو نقصان دہ امور سے اور سعادت کو شقاوت سے الگ کرتا ہے اور انسان کو عروج و کمال تک پہنچاتا ہے۔ اخلاق کریمانہ کی تعمیر کرتا ہے۔ اخلاق قبیحہ سے نجات دلاتا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت سے روزہ دار کے اجر و ثواب میں اضافہ ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔“ ”الم“ ایک حرف نہیں بلکہ ”الف“ ایک حرف ہے ”لام“ ایک حرف ہے اور ”میم“ ایک حرف ہے۔

خالق کائنات نے اپنی مخلوق کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے ان کو حالات کے تقاضوں کے مطابق معجزات اور بنیادی تعلیمات سے نوازا۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ خاتم النبیین ہیں اس لیے آپ کو رشد و ہدایت کا وہ نسخہ کیا عطا فرمایا جو قیامت تک ہر دور کے لیے منبع ہدایت ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ قرآن مجید ایک دائمی مجہوز ہے جس کی ایک آیت کی مثل پوری کائنات پیش کرنے سے یکسر قاصر ہے۔ قرآن پاک ایک ایسا یئارہ نور ہے جس کی روشنی دنیائی سے دنیا اپنی زندگی کی شب تاریک کو صحر کر سکتی ہے۔ اس اعتبار سے قرآن مجید دنیا کی پہلی اور آخری کتاب ہدایت ہے جس کے انوار و جلیات سے دنیا قیامت تک منور ہوتی رہے گی۔ بلاشبہ قرآن مجید زندگی کا مکمل دستور العمل ہے۔ مسلمانوں نے جب تک اسے اپنی زندگی میں دلیل راہ

نمائے رکھا وہ دنیا کے لیے جلال و کمال کے نمونے بنے رہے اور جہاں گئے کامرانی لے ان کے قدم چمکے۔ آج بھی دنیا جب اس حقیقت سے آگاہ ہوتی ہے کہ وہ کس طرح بے سروسامانی کے عالم میں بے پناہ اسباب و ذرائع کی فراوانی پر غالب رہے۔ جس قدر وہ محسوس بالکتاب والہ میں محکم تھے اسی قدر انہیں عروج و ترقی حاصل رہی اور جس قدر وہ ان سے دور ہوتے گئے اسی قدر وہ غیروں کے دست و پاء بننے لگے۔ قرآن مجید کا تو اعلان یہ ہے کہ اس کی تعلیمات پوری نوع انسانی کے لیے ہیں۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں۔ اگر مسلمان اس کی تعلیمات سے اعراض کریں گے تو سرفہ نہیں ہو سکیں گے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: ”اے نبی نوع انسان! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے صیحت آگئی ہے جو سینے کے تمام امراض کے لیے شفا اور مسخوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔“ (پولس: ۵۷)

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَقَدْ نَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَذِیْدُ الْغَافِلِينَ﴾ (نساء: ۸۲) ”اور ہم قرآن میں سے جو کچھ اتارتے ہیں وہ مسخوں کے لیے شفا اور غافلین کے لیے

بدر پاشا
پیشوا
ایم اے

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 دعا کی تعلیمات..... (طہ: ۶۴)
- 10 رمضان کی فضیلت و برکات
- 12 فضائل صدقہ و خیرات
- 14 مسائل احکام
- 15 مہر و احتساب کا ادھار
- 16 جنت کی نعمتیں
- 18 حور کی جنت ہے ذکر و سلسل.....
- 19 اظہار الجہاد

106 54000

042-37725525 042-37720257
email: weekly.ahlehadith@yahoo.com

- سالانہ..... 500/- روپے
ششماہی..... 500/- روپے
بذریعہ دی پی..... 535/- روپے
ہر دو سالہ..... 5500/- روپے
نی پرچہ..... 15/- روپے

واضح ہوا کہ قرآن حکیم نوع انسان کی تمام قومی بیماریوں کا علاج ہے۔ جو قوم اس پر ایمان لا کر اس کے مجوزہ نسخوں پر عمل کرے گی وہ شفا پائے گی۔ مسلمانوں کی موجودہ پہنچ کا یہی علاج ہے کہ وہ تمام انسانی راستوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عنایات اور اس کی رحمتوں کی برکات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

مر تو ی خواہی کہ مسلمان زیستن نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

ایم کیو ایم تین عشروں سے کراچی کا امن غارت کیے ہوئے ہے۔ پروفیسر ساجد میر

غیر ملکی ٹکڑوں پر چلنے والے دہشتگردوں کے ساتھ ان کے اندرونی آقاؤں کا قلع قمع بھی ضروری ہے۔ لاہور (شاف رپورٹر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ملک سے سیاسی مذہبی اور لسانی گروپوں کے مسلح و فکری خاتمہ ہی امن کی ضمانت ہے۔ غیر ملکی ٹکڑوں پر چلنے والے دہشت گردوں کے ساتھ ان کے اندرونی آقاؤں کا قلع قمع کرنا بھی از حد ضروری ہے۔ ایم کیو ایم تین عشروں سے کراچی کا امن غارت کیے ہوئے ہے۔ ان کو اندرون ملک سے سپورٹ کرنے والے بھی جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ فوجی اہلکاروں میں جن لوگوں کو آشیر باد ملی وہی وطن کا امن غارت کرنے میں مصروف ہیں۔ ذاتی مصلحتوں کو چھوڑ کر اجتماعی سوچ سے ہی ملک میں امن ممکن ہے۔ اس امر کا اظہار سینیئر پروفیسر ساجد میر نے جامع ابراہیمی میں خطبہ جمعہ کے اجتماع سے خطاب اور بعد ازاں مختلف وفد سے گفتگو کے دوران کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بدقسمتی سے وطن عزیز کے آغاز سے ہی اس کے خلاف سازشوں کا آغاز ہو گیا تھا۔

لوڈ شیڈنگ کم کرنے کے دعوے کھوکھلے ثابت ہوئے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر

لاہور (پ۔ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں لوڈ شیڈنگ کم کرنے کے دعوے کھوکھلے ثابت ہوئے۔ ملازمین تنخواہوں میں اضافے کو ترس گئے جبکہ ارکان اسمبلی کو ریلیف دے دیا گیا۔ عوام نے جس جوش و خروش سے حکمرانوں کو ووٹ دیے تھے اتنی ہی انہیں مایوسی مل رہی ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے سیالکوٹ میں افطار پروگرام اور میڈیا سے گفتگو کے دوران کیا۔ پروفیسر سینیئر ساجد میر نے کہا کہ لوڈ شیڈنگ کے سبب کراچی میں ریکارڈ اموات حکومتی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حقیقت میں لوڈ شیڈنگ حکمرانوں کے گلے کا طوق بن چکی ہے کیونکہ جس طرح الیکشن میں لوڈ شیڈنگ کے خاتمہ کے لیے عوام کو لولی پاپ دیئے گئے تھے اس میں حکمران مکمل ناکام ہو چکے ہیں۔ پروفیسر سینیئر ساجد میر نے کہا کہ رمضان بازاروں میں عوام کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ بھی المیہ سے کم نہیں۔ بیوروکریسی سب اچھا ہے کی رٹ لگا کر حکومت کو عوام کی نظروں سے گرا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو فوری ریلیف دیا جائے اور لوڈ شیڈنگ کے ذمہ داروں کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ اگر حکومت نے توانائی بحران پر قابو نہ پایا تو آئندہ انتخابات میں عوام ان کا وہی حشر کریں گے جو ”ق“ اور پیپلز پارٹی کا ہوا ہے۔ انہوں نے اہل اسلام سے اپیل کی کہ وہ برما کے مسلمانوں کے لیے امداد اور خصوصی دعائیں بھی کریں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ خادم الحرمين شریفین کے دورہ پاکستان سے پاک سعودی تعلقات بہتر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی این جی او ”سیو دی چلڈرن“ کی مانیٹرنگ ہونی چاہیے کیونکہ اس کی سرگرمیاں پاکستان مخالف ہیں۔

غریبوں مسکینوں یتیموں کی امداد کا جذبہ مالی جہاد ہے۔ پروفیسر ساجد میر

امدادی بحری بیڑا غزہ سے روک دیا۔ اسرائیل کی تاریخی دہشت گردی۔

لاہور (س۔ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اس دور میں غرباء مساکین یتیموں کی امداد بہت بڑا مالی جہاد ہے۔ خیر حضرات اس کام کے ذریعے آخرت بہتر بنانے کا بہترین موقع رمضان میں حاصل کر سکتے ہیں۔ اسرائیل نے یورپی امدادی بحری بیڑے کو غزہ جانے سے روک کر تاریخی دہشت گردی کی ہے۔ امریکہ کا حرامی بچہ اسرائیل جو مرضی کر لے امریکہ اور یو این او خاموش رہتے ہیں جبکہ اپنا دفاع کرنے والے غزہ کے مظلوم عوام دہشت گرد بن جاتے ہیں۔ کینیڈین بابا اپنے آقاؤں کے جس نئے مشن پر آئے ہیں پھر ناکام ہوں گے۔ راہداری منصوبہ کی تکمیل سے ملک و قوم کی قسمت سنور جائے گی۔ اس امر کا اظہار سینیئر پروفیسر ساجد میر نے جمعیت کے مرکزی سیکرٹریٹ میں مستحقین میں رمضان گفٹ تقسیم کرنے کی تقریب کے موقع پر میڈیا سے خصوصی گفتگو کے دوران کیا۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد کو آرڈینیٹر وزیر اعلیٰ پنجاب حافظ ممتاز حسین اور بابر فاروق رحیمی ناظم دفتر بھی موجود تھے۔ (امجد اہل میڈیا سٹیل)

ابو محمد عبدالستار
مرکز الدراسات الاسلامیہ

Mob. 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

احکام ومسائل

ماہ رمضان کے علاوہ اعتکاف کرنا

سوال

جواب

رمضان کے مہینہ میں اور دوسرے مہینوں میں اعتکاف کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا اعتکاف صرف ماہ رمضان کے ساتھ خاص ہے؟ اس کی وضاحت فرمائیں۔
ایک خاص کیفیت کے ساتھ کسی شخص کا خود کو مسجد میں عبادت کے لیے روک لینا اعتکاف کہلاتا ہے۔ شارع رحمہ اللہ نے اسے کسی معین وقت کے ساتھ خاص نہیں کیا۔ اس بناء پر مساجد میں اعتکاف کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرنے کی غرض سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے زمانہ اسلام سے قبل نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی نذر پوری کرو۔“ (بخاری، الاعتکاف: ۲۰۳۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے اعتکاف کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے مسجد میں خیمہ لگا لیا، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو انہوں نے بھی آپ کی اجازت سے خیمہ لگا لیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے سنا تو انہوں نے بھی خیمہ کا بندوبست کر لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح اٹھے تو آپ کی نظر چار خیموں پر پڑی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہوں نے ثواب کی نیت سے یہ کام نہیں کیا“ اس لیے ان خیموں کو اکھاڑ دیا جائے“ میں انہیں اچھا خیال نہیں کرتا۔“ چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے اور آپ ﷺ نے اس رمضان میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ (بخاری، الاعتکاف: ۲۰۴۱)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ رمضان اور غیر رمضان میں اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”ماہ شوال میں اعتکاف کرنا۔“ (بخاری، الصوم، باب نمبر: ۱۳)

اگرچہ مسنون یہی ہے کہ آدمی ثواب کی نیت سے مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرے۔ (واللہ اعلم)

اعتکاف اور خواتین

سوال

جواب

میری والدہ اس رمضان میں اعتکاف کرنا چاہتی ہیں اور ان کا گھر میں اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ ہے۔ کیا عورتوں کو گھر میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اعتکاف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: اعتکاف کا لغوی معنی کسی چیز کو اپنے لیے لازم کر لینا اور اپنے نفس کو اس پر مقید کر دینا ہے۔ شرعی طور پر کسی بھی مخصوص شخص کا مسجد میں خاص طریقہ کے مطابق ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ (فتح الباری: ج ۲، ص ۳۴۴) اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف کے تین ارکان ہیں: ۱) مسجد میں ٹھہرنا، ۲) مسجد، ۳) اعتکاف کرنے والا۔ (المفہوم علی المذاهب الاربعہ: ج ۱، ص ۵۸۲)

اس تعریف کی بناء پر اگر اعتکاف مسجد میں نہیں تو اس اعتکاف کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کے لیے مساجد کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ”اور جب تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔“ (البقرہ: ۱۸۷)

آیت کریمہ میں مساجد کا ذکر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا ضروری ہے اس بناء پر عورتوں کا گھروں میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اعتکاف جامع مسجد میں ہونا چاہیے۔ (ابوداؤد حدیث: ۲۳۷۳)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: ”اعتکاف اس مسجد میں ہوتا ہے جس میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو۔“ (بیہقی: ج ۶، ص ۴۱۹)
بلکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو بوی صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام کاموں میں زیادہ غصہ دلانے والے کام بدعات ہیں اور یہ بھی بدعات سے ہے کہ گھر میں مسجد بنا کر اس میں اعتکاف کرنا۔“ (بیہقی: ج ۶، ص ۴۱۹)

ان آثار سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا گھروں میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں۔ البتہ ان کے لیے الگ باپڑہ معقول بندوبست ہونا چاہیے جہاں مرد و خواتین کا اختلاط نہ ہو۔ اگر مساجد

اگرچہ اس حدیث میں مسجد کی صراحت نہیں تاہم آثار و قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے مسجد میں ہی اعتکاف کیا تھا۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ فرمایا، جب آپ اعتکاف کے لیے مسجد میں اپنے خیمہ کی طرف گئے تو دیکھا کہ آپ کی بیویوں نے بھی مسجد نبوی میں اعتکاف کے لیے خیمے لگا رکھے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: ”تم نے یہ کام حسن نیت کی بناء پر نہیں بلکہ جذبہ رقابت کی وجہ سے کیا ہے۔“..... آپ نے ان سب کے خیمے اکھاڑ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے اپنا خیمہ اکھاڑ دیا۔ (بخاری: الاعتکاف: ۲۰۳۳)

اگر خواتین کے لیے مسجد کے علاوہ گھروں میں اعتکاف کرنا صحیح ہوتا تو آپ انہیں گھروں میں اعتکاف کرنے کا حکم دے دیتے لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا شرط ہے، کیونکہ عورتوں کو گھر میں چھپ کر عبادت کرنا مشروع ہے۔ اگر اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا شرط نہ ہوتا تو آپ سے اجازت اور پھر منع کرنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ آپ انہیں گھروں کی مساجد میں اعتکاف کرنے کا حکم دے دیتے۔“ (فتح الباری: ج ۲، ص ۳۵۲)

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے مسجد کا اہتمام ضروری ہے لیکن اس کے لیے چند شرائط حسب ذیل ہیں:

- ✽ عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند یا سرپرست سے اجازت لے۔
- ✽ مسجد میں پردے کا معقول بندوبست ہو، وہاں مردوں سے اختلاط کا مکمل تحفظ ہو۔
- ✽ محالیت اعتکاف مخصوص ایام آنے کا اندیشہ نہ ہو۔
- ✽ مسجد میں اعتکاف کرنے سے کسی قسم کے فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو۔
- ✽ مسجد میں سحری و افطاری کا معقول انتظام ہو یا کوئی گھر سے کھانا لانے والا ہو۔
- ✽ اعتکاف کی حالت میں موبائل وغیرہ کے استعمال پر مکمل پابندی ہو۔

اگر یہ شرائط پوری نہ ہوں تو عورتوں کے لیے مسجد میں اعتکاف سے اجتناب زیادہ بہتر ہے، ایسے حالات میں گھر کے کسی گوشہ میں شوق عبادت پورا کر لینا چاہیے لیکن اسے شرعی طور پر اعتکاف نہیں کہا جاسکے گا اور نہ ہی اعتکاف کی پابندیاں ان پر عائد ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ایک مستحاضہ بیوی کا آپ کے ہمراہ مسجد میں اعتکاف کرنا ثابت ہے۔ (بخاری: الاعتکاف: ۲۰۳۷) جب ایسی حالت میں بھی اعتکاف کے لیے مسجد کا ہی انتخاب کیا جاتا تھا تو اس کا واضح مطلب ہے کہ عورتوں کے لیے گھر میں اعتکاف کرنا مشروع نہیں۔ واللہ اعلم!

معکف پر پابندیاں

سوال جب آدمی اعتکاف بیٹھ جاتا ہے تو اس پر کون کونسی پابندیاں عائد ہوتی ہیں اور کن کن کاموں کی اجازت ہوتی ہے؟

جواب اعتکاف یہ ہے کہ انسان اللہ کی عبادت کے لیے خود کو مسجد میں پابند کر لے، اس کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کا اسوہ مبارک بیان کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف بیٹھتے تو کسی سخت حاجت کے بغیر گھر میں نہ جاتے تھے۔ (بخاری: الاعتکاف: ۲۰۲۹)

اس سے معلوم ہوا کہ معکف کو بلا ضرورت اپنے گھر جانے کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر کوئی سخت ضرورت درپیش ہو جو مسجد سے نکلے بغیر پوری نہ ہو سکتی ہو تو ایسے حالات میں مسجد سے نکلنا جائز ہے۔ مثلاً

- ✽ مسجد میں نہانے یا قضاء حاجت کا بندوبست نہیں تو ایسے حالات میں وہ گھر جا کر اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر مسجد میں پانی کا نظام خراب ہے تو گھر میں وضو کے لیے جاسکتا ہے۔
- ✽ گھر سے کھانا وغیرہ لانے والا کوئی نہیں تو گھر جا کر کھانا وغیرہ کھا سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ حاجت پوری ہوتے ہی مسجد میں واپس چلا آئے وہاں اہل خانہ کے ساتھ بات چیت میں مصروف نہ ہو۔

✽ اگر اہل خانہ اس سے مسجد میں ملاقات کے لیے آئیں اور انہیں دیر ہو جائے تو راستے پر لگانے کے لیے مسجد سے باہر نکلا جاسکتا ہے لیکن کسی بیمار کی تیمارداری کرنا، جنازہ میں شریک ہونا یا کسی سے باہر جا کر تعزیت کرنا ایسی ضروریات سے نہیں ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اعتکاف کرنے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ تیمارداری نہ کرے اور نہ ہی جنازہ پڑھے۔“ (ابوداؤد: الصوم: ۲۴۷۳)

ہاں اگر مسجد میں جنازہ آجائے تو پڑھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح مسجد میں کسی بیمار کی تیمارداری بھی کی جاسکتی ہے۔ واللہ اعلم!

دُعا کی فضیلت

ماہنامہ
فضیلت الشیخ
ڈاکٹر صالح آل طالب

ترجمہ — جناب محمد اجمل بھٹی / محمد عاطف الیاس — جناب حافظ عبدالمجید ازہر علیہ

حمد و ثناء کے بعد:

(اے اللہ کے بندو!) تم اللہ سے ڈر جاؤ جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام کے مضبوط کڑے کو سختی سے تھام لو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

”اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔“ (البقرہ)

اللہ کا تقویٰ ڈھال اور بہترین دفاع ہے۔ اللہ

تعالیٰ کی رضا اور جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یقیناً دنیا فانی ہے اور آخرت ابدی ہے اور ہمیں اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔

اے مسلمان روزے دارو!

تمہیں یہ بلند شان، جگہ اور وقت مبارک ہو، تمہاری زندگی میں بخشش والا ماہ رمضان دوبارہ آتا تمہیں مبارک ہو۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرہ)

”ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی حق و باطل کی تیز کی نشانیاں ہیں۔“

یہ ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا اجر و ثواب کی گنا بڑھا دیا جاتا ہے، گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس میں ایک رات ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ جس شخص نے اس مہینے کے روزے ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس نے اس مہینے میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے

ہیں۔ جس نے ایمان کی حالت میں اور ثواب کے حصول کی نیت سے لیلتہ القدر کو قیام کیا اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

لہذا اے خیر و بھلائی کے چاہنے والے! نیکیوں کی طرف متوجہ ہو جا اور اے شر کے متلاشی اب رک جا!

اے مسلمانو! اس مبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش مسلسل برسی ہے اور اللہ کے فرمانبرداروں کی محبوب بن جاتی ہے۔ تاکہ مسلمان عالی ہمت ہو جائیں اور انہیں روحانی بلندی اور شرف حاصل ہو، ان کے دل پاکیزہ ہو جائیں، اور اللہ تعالیٰ کی عالیشان عطا کی بدولت

بہرہ پڑتے ہیں، شیطانی غلبہ ٹوٹ جاتا ہے اور خواہشات نفس اور ان کا زور کم ہو جاتا ہے۔

اے روزے دارو! دعا عظیم عبادت ہے، جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی صفات پر دلالت کرتی ہے۔ دعا اللہ تعالیٰ کی ذات، بندے کے ساتھ اس کے قرب، اس کی قدرت، اس کی قوت و غنا، اس کے سمیع، بصر، علم، کرم، سخاوت اور احاطے پر دلیل ہے۔ اسی لیے دعا انبیائے کرام کا شیوہ ہے۔

﴿لَهُمْ كَأَنُفُسُهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ وَ يَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَ كَأَنُفُسَنَا لَنَا لَاحِظِينَ﴾ (الانبیاء)

”یہ بزرگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ، طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔“

دعا اللہ تعالیٰ کی ذات، بندے کے ساتھ اس کے قرب، اس کی قدرت، اس کی قوت و غنا، اس کے سمیع، بصر، علم، کرم، سخاوت اور احاطے پر دلیل ہے۔ اسی لیے دعا انبیائے کرام کا شیوہ ہے۔

نوح علیہ السلام اپنے رب کو پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔

﴿وَ نوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ﴾ (الانبیاء)

”نوح کے اس وقت کو یاد کیجئے جبکہ اس نے اس سے پہلے دعا کی ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ إِيوَبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ وَ آتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَ مِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَ ذَكَرْنَاهُ لِلْعَالَمِينَ﴾ (الانبیاء)

”ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی

ان کی دنیا اور آخرت بھی پاکیزہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ کی بلند ترین عطاؤں میں سے ایک دعا کی قبولیت ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے روزوں کے احکام کے دوران فرمایا ہے:

﴿وَ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۚ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۚ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ (البقرہ)

”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔“

چنانچہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کو روحانی بلندی ملتی ہے اور وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ دل نرم اور خشوع کرنے والے بن جاتے ہیں، آنکھوں سے آنسو

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ ذَٰلِجِينَ﴾ (عالم)

”اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم پہنچ جائیں گے۔“

اپنے رب کا یہ حکم ماننے والے کہاں ہیں؟ جبکہ وہ انہیں التجائیں کرنے کا حکم دے رہا ہے تاکہ وہ ان پر قبولیت کا فضل و کرم کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز معزز نہیں۔ (ترمذی ابن ماجہ) نیز آپ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین عبادت دعا ہے۔ (مسند رک حاکم)

دعا کو اپنا شیوہ بنانا مصیبتوں اور دکھوں سے نجات کا ایک سبب ہے، جیسا کہ خلیل الرحمان نے کہا تھا ﴿وَدَعَا رَبَّهُ وَمَا تَوَدَّعُونَ﴾ دُونَ اللّٰهِ وَادْعُوا رَبَّكُمْ عَسَىٰ

أَلَّا تَكُونُوا مَدْعَا رَبِّي شَقِيحًا ﴿﴾

”میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں۔ صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا، مجھے یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار سے دعا مانگ کر محروم نہ رہوں گا۔“ (مریم)

اور ذکر یا ﷺ نے فرمایا تھا:

﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاسْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَاكَ رَبِّ شَاقِيًا﴾ (مریم)

”کہ اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر بڑھا پے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا۔“

کتنے ہی برے حالات جن کے سدھرنے کی کوئی امید نہیں تھی وہ دعا کی بدولت سدھر گئے، اور کتنے ہی ظالم

کرتے تھے، آپ اپنے رب سے ہر موعظ پر نہایت شوق اور ڈر سے اپنے لیے، اپنے صحابہ کے لیے، اپنے آل بیت کے لیے اور اپنی امت کے لیے بے شمار دعائیں کیا کرتے تھے۔

جس طرح دعا عبادت ہے۔ اسی طرح یہ انسان کی اپنے رب کے لیے عبودیت کا اظہار بھی ہے۔ دعا انسان کا تعارف کراتی ہے کہ یہ نہایت غنی خالق کا فقیر بندہ ہے، اور وہ محتاج ہے جو اپنے قادر اور عزت والے آقا سے اپنی حاجات براری کی التجا کرتا ہے۔ جب انسان نہایت عاجزی، انکساری، اور گریہ زاری کرتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب! یارب! کی آواز لگاتا ہے تو اس وقت اسے اپنی عبودیت کا احساس ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے مناجات اور گریہ زاری کی لذت ملتی ہے، اپنے رب سے قربت سے لطف اندوز ہوتا ہے اور وہ اپنے عظیم آقا کے سامنے اپنے دل کے راز کھول دیتا ہے۔

جس طرح دعا عبادت ہے۔ اسی طرح یہ انسان کی اپنے رب کے لیے عبودیت کا اظہار بھی ہے۔ دعا انسان کا تعارف کراتی ہے کہ یہ نہایت غنی خالق کا فقیر بندہ ہے، اور وہ محتاج ہے جو اپنے قادر اور عزت والے آقا سے اپنی حاجات براری کی التجا کرتا ہے۔

جب تم اپنے پروردگار کو پکار رہے ہوتے ہو، اپنی تکالیف اس کے سامنے رکھتے ہو، اپنی حاجات اس سے مانگتے ہو، اور اپنی ضروریات کسی انسان سے مانگنے کی بجائے صرف اپنے پروردگار کے سامنے رکھتے ہو تو یہ لمحات کس قدر حسین ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہی قادر اور غنی ذات ہے جو اپنے در پر آنے والوں کی ضروریات پوری کرتی ہے اور ان کے لیے کافی ہوجاتی ہے۔

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يُخْرِجُ السُّوْءَ وَيَعْلَمُ خُفَاةَ الْأَرْضِ ۚ عَلَّاهُ فَعَّ اللّٰهُ ۚ وَلَوْلَا مَا تَدَّكَّرُونَ﴾ (النمل)

”بے کسی کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔“

ہمارا رب ہمیں دعا مانگنے اور اپنی حاجات اس سے طلب کرنے کا حکم دیتا ہے

ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور اس کو اہل و عیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور، اپنی خاص مہربانی سے تاکہ بچے بندوں کے لئے سبب نصیحت ہو۔“

یونس علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں اپنے رب کو پکارا تو ان کی مدد کی گئی

﴿وَاَلْتُونِ اِذَا ذُھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّعْقِدَ عَلَيْهِ فَنَادٰی فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ۚ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝﴾ (الانبیاء)

”پھل والے (حضرت یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیے اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ بالا آخر وہ اندھیروں کے اندر سے

پکار اٹھا کہ الہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں ہو گیا۔ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔“

اور ذکر کیا کی التجا بھی سنی گئی، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَرَكِبْنَا اِذَا نَادٰی رَبَّكَ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرَدًا ۙ اَنْتَ خَلِیْلُ الْوَرَثِیْنَ ۙ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ۚ وَوَعَدْنَا لَهُ یَعْقٰلًا ۙ وَاصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۙ اِنَّهُمْ كَانُوْا یَسْتَعُوْنَ فِی الْعَوْرٰتِ وَیَدْعُوْنَكَ رَعْبًا ۚ وَرَهْبًا ۙ وَكَانُوْا لَكَ خٰصِمِیْنَ ۝﴾ (الانبیاء)

”اور ذکر کیا (ﷺ) کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے، ہم نے اس کی دعا قبول فرما کر اسے یحییٰ (ﷺ) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لئے درست کر دیا یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔

ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔“ ہمارے نبی محمد ﷺ اللہ تعالیٰ سے بہت دعائیں کیا

بے فکر ہو کر سو گئے اور صبح ہونے سے پہلے انہیں مظلوم کی بددعا نے آلیا۔

اے مسلمانو! دعا انبیائے کرام کا محبوب عمل ہے اور رسولوں کا شیوہ ہے۔ صالحین کا طریقہ اور عبادت گزاروں کا اسوہ ہے، وہ فضیلت و مرتبے والی جگہوں پر خوب دل لگی سے دعا کیا کرتے تھے۔ اللہ کے گھر اور عرفات کا میدان ان کی گریہ زاری کا گواہ ہے، ان کی مناجات رات کے اندھیروں اور قبولیت کی گھڑیوں میں جاری رہتی ہیں۔ کوئی شبہ نہیں کہ دعا عبادات کا تاج ہے اور تمام ارکان اسلام کا لازمی حصہ ہے۔ ارکان اسلام میں اس کا مقام ایسے ہی ہے جیسے کوہان کی چوٹی۔ انسان اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ جبکہ نماز میں سجدہ دعا کا مقام ہے۔ وقوف عرفات حج کا عظیم ترین رکن ہے اور یہ بھی دعا کا عظیم مقام ہے۔ اس طرح آپ کو ہر فرضی عبادت اور دعا ساتھ ساتھ ملے گی۔

دعا کے آداب میں سے ہے کہ مسلمان جامع دعائیں مانگے۔ وہ دعائیں جو دین و دنیا کی خیر و بھلائی پر مشتمل ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع دعاؤں میں سے یہ دعا بھی ہے:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرة)

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں خیر و بھلائی عطا فرمائی، اور آخرت میں بھی خیر و برکت عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔“

اسی طرح آپ کی یہ دعا:

[اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ]

”اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما دے جو میرے معاملات کا محافظ ہے، اور میری دنیا بھی بہتر بنا دے جس میں میری معیشت کا سامان ہے، اور میری آخرت سنوار دے جہاں میں نے لوٹنا ہے، اور میری زندگی کو ہر خیر میں اضافے کا باعث بنا دے،

اور میری موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب بنا دے“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان قبولیت کے اوقات میں دعا کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ ان اوقات میں سے کچھ یہ ہیں: روزے کے دوران، افطاری کے وقت، سحری کے وقت، سجدوں میں، رات کے آخری سہ پہر میں، اذان اور اقامت کے درمیان، جمعہ کے روز قبولیت کی مخصوص گھڑی میں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”تین دعائیں رد نہیں ہوتیں: والد کی دعا، روزے دار کی دعا، اور مسافر کی دعا۔“ (بیہقی)

مسلمان کو چاہیے کہ وہ دعا کے ان آداب کو بھی ملحوظ رکھے: وضو، قبلہ رخ ہونا، ہاتھ اٹھانا، آہستہ آواز میں گریہ زاری کرنا، عاجزی اور انکسار کے ساتھ خوب گڑگڑا کر دعا مانگنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مسلمان کا اپنے رب پر جتنا پختہ یقین ہو گا اتنی ہی اس کی دعا زیادہ قبول ہوگی۔ جتنی توجہ اور گریہ زاری سے التجا کرے گا اتنی ہی زیادہ قبول ہوگی۔

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ كَهْوَءَا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَذِرِينَ﴾ (الاعراف)

”تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ تمہارا رب بڑا حیا والا اور سخی ہے، جب اس کا بندہ دعا کے لیے اس کی طرف اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے انہیں خالی لوٹاتے ہوئے حیا آتی ہے۔“ (ابن ماجہ بیہقی)

نیز ارشاد فرمایا: ”بندے کی دعا مسلسل قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ قطع رحمی یا گناہ کی دعا نہیں کرتا۔“

مسلمان کا اپنے رب پر جتنا پختہ یقین ہو گا اتنی ہی اس کی دعا زیادہ قبول ہوگی۔ جتنی توجہ اور گریہ زاری سے التجا کرے گا اتنی ہی زیادہ قبول ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”دل حفاظت کرنے والے برتن ہیں، کچھ دل

دوسروں سے زیادہ محفوظ رکھتے ہیں، لہذا جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو قبولیت کے پورے یقین کے ساتھ مانگا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ غافل اور کسی دوسری طرف مشغول دل سے کی گئی دعا قبول نہیں کرتا۔“ (مسند احمد)

اے روزے دارو! تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے کے بڑے روحانی فیوض اور فوائد ہیں۔ اس سے دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے، دل پاک اور نرم ہوتے ہیں، لہذا مسلمان کو رات اور دن میں اپنے لیے مناسب وقت مقرر کرنا چاہیے جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرے، دنیوی زندگی کی مصروفیات اور شور و غل سے دور ہو کر اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرے، اپنی تکالیف اس کے سامنے پیش کرے، اس سے آہستہ آہستہ باتیں کرے اور خوب گڑگڑا کر اپنے آقا اور مالک سے اپنی حاجات لے لے۔

اللہ کی قسم! تنہائی کی ان مناجات کا بڑا روحانی، جسمانی، اور قلبی اثر ہوتا ہے۔ جب گرما گرم آنسو رخساروں پر بہہ پڑتے ہیں اور بندہ رکوع یا سجدے میں ہوتا ہے تو اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دعائیں قبول ہونے لگتی ہیں، حاجات پوری ہونے لگتی ہیں اور گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الذاریت)

”اور صبح کے وقت استغفار کیا کرتے تھے۔“

نیز ارشاد ہوتا ہے:

﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ (السجدة)

”ان کی گردنیں اپنے بستر سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کے خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔“

ایک نیک بزرگ فرماتے ہیں: ”جب رات ہوتی ہے تو مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے، کیونکہ اپنے رب کے سامنے گریہ زاری کرنے، تنہائی میں اس سے مناجات کرنے سے مجھے زندگی کا لطف اور آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔“

یقیناً وہ سرور اور خوشی جو مومن کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر ملتی ہے وہ اللہ کی معیت میں قلبی سرور ہے،

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

رمضان کے ماہ میں لوگ بڑے خشوع و خضوع اور انکساری و عاجزی کے ساتھ اپنے عظیم پروردگار کے حضور انفرادی اور اجتماعی طور پر دعا کرتے ہیں۔ اللہ کے بے انتہا خزانوں کے فیض کا سوال کرتے ہیں کیونکہ اس کی عطا بے انتہا ہے اور وہ بے حد کریم ہے۔ تاہم قبولیت کی توقع اسی وقت کی جاسکتی ہے کہ جب الفاظ کا معنی سمجھتے ہوئے اور ان پر غور کرتے ہوئے دعا مانگی جائے۔

امت کو درپیش بیماریوں میں سے بدترین بیماری یہ ہے کہ اس کی عبادات روٹیں اور رسم و رواج کی شکل اختیار کر گئی ہیں۔ اس کی وجہ سے امت میں کمزوری سرایت کر رہی ہے اور ضعف کا شکار ہو رہی ہے۔ روح سے خالی جسم بن کر رہ گئی ہے۔ اس کے افراد نماز میں اٹھتے اور بیٹھتے تو نظر آتے ہیں لیکن یہ نماز انہیں برائی سے نہیں روکتی اور نہ ان کی زندگی پر کوئی اثر ڈالتی ہے۔ روزہ رکھتے ہیں تو صرف کھانے اور پینے سے اجتناب پر اکتفا کرتے ہیں۔

حالانکہ حدیث نبوی میں ہے کہ: ”جو جھوٹ بولے، اس پر عمل کرنے اور بے کار حرکتوں سے نہ رکے تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے رکھے۔“

تو حضور قلب کے ساتھ اور دعاء کے معانی پر غور کرتے ہوئے اللہ رب العزت کے حضور اپنی حاجات پیش کیجیے۔ اصرار کے ساتھ دعا کیجیے اور ”اے ذوالجلال والا کرام“ کہہ کہہ کر پکارتے رہیے۔

مقلب حالات میں، درد بھرے واقعات میں، ہرج و مرج پریشانی میں، فرد و معاشرے کی ہر مصیبت میں عطاء الہی رنج کو سکون میں، تنگی کو فراخی میں اور مشکل کو عطاؤں میں بدل ڈالتی ہے۔ تو اے مصیبت زدہ لوگو، پریشان حالو، بے بس ولا چار تنگی کی زندگی گزارنے والو! عطاء الہی کے متلاشی رہو۔ ہمارا عظیم رب ہر شے پر قادر ہے۔ وہ مکمل اختیار والا ہے، بے حد واضح اور واضح کرنے والا ہے، عزت و کبریائی والا ہے، سب پر غالب ہے، اسی کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے۔ چال بازوں کی چالیں اسے عاجز

اسے اللہ کی معیت سے خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک ملتی ہے، اس کا دل مسلسل اللہ تعالیٰ کی بندگی پر آمادہ ہو جاتا ہے، وہ مزید قریب سے قریب تر ہونا چاہتا ہے اور اپنے ہر عمل اور حرکت سے اللہ کی رضا طلب کرتا ہے۔

جسے یہ خوشی اور سرور نہ ملے تو وہ اپنے اعمال اور ایمان کی فکر کرے کیونکہ ایمان کی خاص حلاوت ہے جسے یہ حلاوت نصیب نہ ہو تو اسے ایمانی نور تلاش کرنا چاہیے تاکہ اسے ایمانی حلاوت مل سکے۔

دعا رغبت کرنے والوں کی راہ ہے، اللہ کی طلب کرنے والوں کا وسیلہ ہے، یہ ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہوتی ہے، اور یہ نشانے پر لگنے والا تیر ہے، لہذا جب تمہارے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا تو سمجھ لو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ خیر و بھلائی کرنے والا ہے۔

اپنے ہاتھ اپنے پروردگار کے سامنے پھیلاؤ!! خوب گڑگڑاؤ، آنکھوں سے آنسو بہاؤ، سچی تڑپ، اخلاص، توجہ، قلبی حضور اور عاجزی سے اپنے مالک سے مانگو کیونکہ اس سے امیدیں وابستہ کرنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا اور اس کا سوالی محروم نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَصِنِينَ﴾ (الاعراف)

”تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔“

خوش ہو جاؤ اور پر امید رہو کیونکہ تمہارا پروردگار نہایت سخی اور معزز ہے۔ ارشاد ہے:

﴿أَمَّا هُوَ فَاِنَّهُ الْكَبِيرُ السَّجْدُ وَالْقَابِلُ يَقْبِضُ الْاُخْرَةَ وَيُفْجِرُ رَحْمَةً رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّكُمْ لَعِنْدَ رَبِّكُمْ اُولُوْا الْاَلْبَابِ﴾ (الزمر)

”بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔ (اپنے رب کی طرف سے)۔“

نہیں کرتیں نہ مکاروں کی مکاری اسے بے بس کر سکتی ہے۔ جو چاہے وہ کر گزرتا ہے۔ اس کے حکم کی تعمیل تو ”کن“ کے کاف اور نون کے درمیان ہی ہو جاتی ہے۔ وہی قابل تعریف و تقدیس ہے۔

پرہیزگار، متقی مومن کی آواز دعا جو ذلت و انکساری میں ڈوبی ہوئی، ڈر اور امید سے بھرپور ہو، وہ اللہ کو دیگر تمام آوازوں سے بڑھ کر پسند ہے۔ وہ بلند ہستی تو گناہ گار اور کوتاہی کرنے والے بندوں کی توبہ سے بھی بے حد خوش ہوتا ہے اور اسے قبول فرماتا ہے تو ذرہ سوچے کہ خلوص دل کے ساتھ رجوع کرنے والوں سے وہ کیا معاملہ کرتا ہوگا؟ ہمیں تو ہر وقت اور خاص طور پر اس وقت دعا کی بے حد ضرورت ہے۔ کیونکہ آج فتنے پھیل گئے ہیں، زندگی کی دشواریاں عروج پر ہیں، معاش تنگ پڑ گئے ہیں اور طرح طرح کی مصیبتیں پھیلنے لگی ہیں۔ ان حالات میں انسان اگر محفوظ رہ سکتا ہے تو بس اللہ کی طرف رجوع سے ہی ہو سکتا ہے، اس کی دعا اور اس کے حضور گریہ و زاری اور پختہ یقین کے ذریعے ہی بچ سکتا ہے۔

اے روزہ دارو! دعاء کرتے رہیے۔ دعا کرتے رہیے۔ کیونکہ ایسے اوقات میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر احسان فرماتا ہے اور مخلص روزہ داروں کا اکرام کرتا ہے۔ یہ ماہ دعا کا ماہ ہے۔ یہ ماہ کریم و رحیم رب کے حضور حاجات پیش کرنے کا ماہ ہے۔

اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے دعا کیجیے۔ والدین اور اولاد کے لیے دعا کیجیے۔ حکمرانوں کے لیے اور حدود کے محافظوں کے لیے دعا کیجیے۔ ان جوانوں کے لیے دعا کرنا اور دعا سے مساجد کا گونج اٹھنا ان کا حق اول ہے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ساری خیر کا سوال کرتے ہیں۔ جلد یا بدیر آنے والی خیر کا سوال کرتے ہیں۔ اس خیر کا جس کا ہمیں علم ہے اور اس خیر کا جس کا ہمیں علم نہیں ہے، جلد یا بدیر آنے والی خیر، وہ خیر جس کا ہمیں جس کا علم ہے یا وہ خیر جس کا ہمیں کچھ علم نہیں، ساری خیر کا سوال کرتے ہیں۔ وہ تمام اشیاء کا سوال کرتے ہیں جس کا سوال تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے کیا۔ ان تمام اشیاء سے تیری پناہ مانگتے ہیں جن سے تیرے نبی اور رسول محمد ﷺ پناہ مانگی۔ ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی فلاح مانگتے ہیں۔

رمضان فضائل و برکات

جناب امیر افضل اعوان

”جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے روزے رکھے گا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کرے یعنی عبادت کرے گا، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور ایمان کے ساتھ شب قدر میں جو قیام کرے گا تو اس کے بھی اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں کہ رمضان المبارک کی راتوں میں سے کسی رات میں نماز نہ پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر سجدہ کے بدلے میں اڑھائی ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کیلئے جنت میں سرخ یا قوت کا ایک مکان بنا دے گا جس کے ساتھ ہزار دروازے ہوں گے اور ہر سرخ یا قوت سے آراستہ ہوگا، پھر جب رمضان المبارک کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اس روزہ دار کیلئے روزانہ صبح کی نماز سے لے کر غروب آفتاب تک ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے ہیں۔ رمضان شریف کی رات یا دن میں (اللہ تعالیٰ کے حضور جب) کوئی سجدہ کرتا ہے تو ہر سجدے کے عوض اس کو (جنت میں) ایک ایسا درخت ملتا ہے جس کے سائے میں سوار پانچ سو برس تک چل سکتا ہے۔ (الترغیب والترہیب)

رمضان المبارک کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ نے ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا کہ

”بلاشبہ جنت ماہ رمضان کیلئے شروع سال سے آخر تک سجائی جاتی ہے، جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنت (اللہ تعالیٰ سے) عرض کرتی ہے کہ اے اللہ! اس مبارک مہینہ میں اپنے بندوں میں سے کچھ بندے میرے اندر قیام کرنے والے مقرر فرما دیجئے (جو عبادت کر کے میرے اندر داخل ہو سکیں۔) اسی طرح حوریں بھی عرض کرتی ہیں کہ اے خدائے ذوالجلال! اس با برکت مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے واسطے کچھ خاوند مقرر فرما دیجئے، چنانچہ جس شخص نے رمضان شریف کے مہینے میں اپنے نفس کی حفاظت کی اور کوئی نشہ آور چیز نہ

”اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ ابن آدم کا ہر عمل روزوں کے علاوہ اسی کے لئے ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی روزوں کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے تو جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو وہ اس دن نہ بے ہودہ گفتگو کرے اور نہ کوئی فحش کام کرے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑے تو اسے چاہئے کہ وہ آگے سے کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں، میں روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ روزہ رکھنے والے کے منہ کی بُو اللہ کے ہاں قیامت کے دن مشک کی

روزہ رکھنے والے کے لیے دو خوشیاں ہیں جس کی وجہ سے وہ خوش ہوگا: ① جب افطار کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ ② جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو خوش ہوگا۔“

خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوگی۔ روزہ رکھنے والے کے لئے دو خوشیاں ہیں جس کی وجہ سے وہ خوش ہوگا: ① جب افطار کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ ② جب وہ اپنے رب سے ملے گا۔“ (مسلم)

رمضان المبارک کو ”رمضان شہر اللہ“ بھی کہا جاتا ہے۔ اس حدیث قدسی میں اللہ پاک خود ارشاد فرما ہے کہ انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہے مگر روزہ خاص طور پر میرے لئے ہے اور اس کا میں ہی اجر دوں گا۔ حق تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کی اپنی طرف خاص نسبت فرمائی ہے، گویا موسم بہار کی طرح خصوصی تجلیات الہیہ اس مبارک مہینہ میں برستی ہیں، جنہیں حق تعالیٰ نے بصیرت کی آنکھیں دی ہیں وہ ان تجلیات کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہوتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا:

رمضان المبارک قمری مہینوں میں سے نواں مہینہ ہے جو ”رمض“ سے مشتق ہے اور رمض کے معنی لغت عربیہ میں جلا دینے کے ہیں۔ چونکہ اس مہینے کی خصوصیت ہے کہ مسلمانوں کو گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے (بشرط یہ کہ رمضان المبارک کا پورا احترام اور اس کے اعمال کا اہتمام کیا جائے)۔ قرآن کریم میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

”اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کر دیئے گئے، جس طرح یہ روزے تم سے پہلے والے لوگوں پر فرض کئے گئے، یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا کہ تم پر ہیز گار بن سکو، یہ تو چند گنتی کے دن ہیں، ہاں

اس دوران تم میں سے کوئی بیمار ہو جائے یا کسی سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اس گنتی کو پورا کرے اور تم میں سے جو فدیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں تو انہیں ایک مسکین کو کھانا کھانا ہے پھر جو شخص خوش

سے کوئی نیکی کرے تو اس کے لئے اور بھی بہتر ہے اور یہ کہ تم روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے، اگر تمہیں اس کا علم ہو جائے۔“ (البقرہ)

واضح رہے کہ روزے کا حکم حضرت آدمؑ سے لے کر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعت میں جاری ہوا، اس حوالہ سے صرف تعین ایام میں اختلاف رہا ہے۔ روزہ کو دین اسلام کا ایک اہم رکن قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے نفس سرکش کی اصلاح ہو اور شریعت کے جو احکام بھاری معلوم ہوتے ہیں ان کی ادائیگی سہل ہو جائے۔ روزہ میں صرف کھانے پینے کی اشیاء کو ترک کرنے کی مشق نہیں کرائی گئی بلکہ لڑائی جھگڑے اور بری باتوں سے بچنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ

”سائل کو واپس نہ کرو بلکہ کچھ نہ کچھ اسے دوا کر چہ

جلا ہوا کھری کیوں نہ ہو۔“ (ابوداؤد: ۱۶۶۷)

مطلب یہ ہے کہ جو بھی میسر ہو وہی پیش کر دو نہ

دینے سے بہتر ہے کہ کچھ دے دو۔

اسلام یہ نہیں چاہتا کہ تم ہمیشہ اہل چیز صدقہ میں دو بلکہ اس میں اعتدال کی راہ ملحوظ خاطر رہے نہ ہمیشہ اہل چیز صدقہ کریں نہ ہمیشہ گھٹیا چیز بلکہ ضرورت پر اپنے محبوب ترین مال کو بھی راہ خدا میں خرچ کرنے پر ابھارا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾

”جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ

میں خرچ نہ کرو گے، ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔“

یہاں ایک بات کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گا کہ عموماً لوگ مانگنے والوں کو تو دے دیتے ہیں مگر نہ مانگنے والے سفید پوش لوگ جو شرم و حیا کی وجہ سے کسی سے مانگ نہیں سکتے، ایسے لوگوں کو بھی دینا چاہیے بلکہ انہیں تلاش کر کے دینا چاہیے۔ قرآن حکیم میں انہیں سائل کے مقابلہ میں محروم (نہ مانگنے والا) کہا گیا ہے۔ کیونکہ نہ مانگنے کی وجہ سے اکثر و بیشتر لوگ جائز ضروریات پوری کرنے کے لیے صدقات و زکوٰۃ وغیرہ سے محروم رہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّائِلِیْنَ

وَالْمَحْرُوْمِیْنَ﴾ (المعارج)

”اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے مانگنے

والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔“

اسی طرح یہ بھی عرض کر دوں تو بے جا نہ ہوگا کہ صدقہ فطر جو کہ فقراء و مساکین کے لیے ہے تاکہ وہ لوگ بھی اس کے حصول کے بعد عید کی خوشیوں میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو سکیں مگر یہاں پر اکثر و بیشتر مساجد و مدارس اور دیگر خیراتی اداروں کے ذمہ دار یہ بھی وصول کر کے ان غرباء کو اس سے محروم کر دیتے ہیں اور یہ پیسہ بڑی بڑی عمارتوں کی تعمیر وغیرہ میں لگا دیتے ہیں یہ طریقہ ٹھیک نہیں۔ کم از کم صدقہ فطر ایسے محتاجوں میں تقسیم کریں جس سے وہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ بھر سکیں اور اپنی جائز ضروریات پوری کر سکیں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مادی نظریات صرف زمین، جسم اور دنیا سے واقف ہیں، آسمان، روح اور آخرت سے نہیں، وہ جو چاہیں کریں لیکن ہمیں تو اپنے پروردگار کو پہچانا ہے، اس کے راستے پر چلنا ہے اس کیلئے روزہ رکھنا ہے اور اس کے پاس اپنا اجر جمع کرنا ہے۔

قارئین کرام! ہر عمل، ہر محنت و مشقت اور جدوجہد کسی خاص مقصد کے حصول کیلئے کی جاتی ہے، مسلمانوں پر رمضان شریف کے روزے فرض کرنے کی غرض و غایت اور مقصد کو اللہ تعالیٰ نے ”علکھم تنھون“ کے دو لفظی جملے میں بیان فرما کر گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا، یعنی لوگو! یوں نہ سمجھنا کہ رمضان شریف کے روزے تم پر بغیر کسی غرض و غایت کے فرض کئے گئے، ایسی بات ہرگز نہیں، ان کی فرضیت کے پیچھے ایک عظیم مقصد کارفرما ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تقویٰ و پرہیزگاری جیسی صفت سے موصوف ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس ماہ مبارک کا احترام کرنے اور روزے کو اس کی حقیقت و حکمت کے مطابق رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

فضائل صدقہ و خیرات

بقیہ

کیا۔“ (مسلم)

بعض لوگ اللہ کی خاطر صدقہ اور زکوٰۃ دے کر بعد میں ان پر احسان جتاتے ہیں یا ان کی بے عزتی کرتے ہیں اسلام میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَتَا وَلَا اَدْمٰی، لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرہ)

”جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے اور نہ وہ اداس ہوں گے۔“

بلکہ اس کے بعد والی آیت میں ارشاد ہوا کہ ایسا صدقہ کرنا کہ جس صدقہ کے بعد لینے والے کو اذیت پہنچے اس سے بہتر ہے کہ اسے صدقہ نہ دیا جائے صرف اچھی بات ہی کہی جائے کہ جس سے اس کو تکلیف نہ پہنچے۔ ارشاد ہوتا ہے:

”نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا رسانی ہو اور اللہ تعالیٰ

بے نیاز اور بردبار ہے۔“ (بقرہ: ۲۶۳)

ہی اور کسی مومن پر کوئی بہتان لگایا نہ ہی کوئی گناہ (کبیرہ) کیا تو اللہ جل شانہ (رمضان شریف) کی ہر رات میں اس بندہ کی سو حوروں سے شادی کر دیتے ہیں، اور اس کیلئے جنت میں ایک محل سونے چاندی، یاقوت اور زمر کا تیار کر دیتے ہیں (اس محل کی لمبائی، چوڑائی کا یہ عالم ہے کہ) اگر ساری دنیا اکٹھی اس محل میں رکھ دی جائے (ایسی معلوم ہو جیسے دنیا میں کوئی بکریوں کا باڑہ ہو) یعنی دنیا جنت کے اس محل میں رکھ دی جائے تو بکریوں کے باڑے کی طرح چھوٹی سی معلوم ہوگی) اور جس شخص نے اس مبارک مہینے میں گناہ کبیرہ میں اپنے آپ کو ڈالے رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے نیک اعمال ختم کر دیں گے۔

انسان واحد مخلوق ہے جو یہ جانتا ہے کہ کیا چیز اسے نقصان پہنچاتی ہے پھر بھی وہ شوق سے اسے استعمال کرتا ہے، اسے قاتل شوق ہی کہا جاسکتا ہے لیکن ایسے نفس کی تربیت کی جائے تو ہو سکتا ہے کہ وہ راہ راست پر آجائے۔ روزے کا کام یہی ہے کہ وہ نفس کو کفایت کرنے والے ”کم“ کی طرف لوٹاتا ہے اور نقصان دہ ”زیادہ“ سے روکتا ہے بشرطیکہ روزہ اللہ کی رضا اور قرب حاصل کرنے کیلئے رکھا جائے، اور اس نیت سے رکھے جانے والا روزہ محرومی کے ساتھ زندگی گزارنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ اکثر صبح کے وقت اپنے گھر والوں سے دریافت فرماتے تھے کہ کچھ کھانے کو ہے؟ جب بتایا جاتا کہ کچھ نہیں تو تحسن انسانیت، رحمت للعالمین حضرت محمد ﷺ روزہ کی نیت کر لیتے تھے کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ خندہ پیشانی کے ساتھ دندوں سے ملتے، مسائل پر غور و غوض اور فیصلے کیا کرتے تھے اور بغیر شک و شبہ کے اپنے پروردگار کی طرف سے رزق رسانی کا پورے مہر و سے انتظار کرتے اور فرماتے تھے کہ

”پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔“ (الضعفی)

محزون قارئین! یہ عظمت کے ذرائع میں سے ہے کہ انسان دنیا میں اپنی ضرورتوں کو محدود کر لے، یہی طریق کار حضرت علیؓ نے بتایا تھا ”جس کو تم پسند کرتے ہو اس سے بے نیاز ہو جاؤ تو اس جیسے ہو جاؤ گے اور جس کو چاہتے ہو اس کے ضرورت مند رہو تو اس کے غلام بن جاؤ گے جو درست طریقے سے روزے رکھتا ہو وہی ایسا کر سکتا ہے۔ روزہ آج کی ہماری مادی زندگی کے بالکل خلاف ہے کیونکہ غالب

دن وہ ہے کہ نہ وہاں خرید و فروخت کر سکتے ہیں نہ دوستیاں کام دیں گی نہ سفارشیں کام آئیں گی وہاں ایمان و عمل صالح کے علاوہ کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے:

﴿وَمَنْ يُؤْتِ شَيْءَ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰلِقُونَ﴾ (الحش)

”بات یہ ہے کہ جو بھی اپنے نفس کی حرص سے بچیں

وہی کامیاب اور بامراد ہیں۔“

یعنی بخل اور کجی سے بچ کر اللہ کی راہ میں سخاوت اور فیاضی سے کام لو۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے دیئے ہوئے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے کو قرض حسد دینے سے تعبیر کیا ہے اور اسے بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ

لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۖ وَاللَّهُ يُغْنِي وَيَبْصُطُ ۚ وَ

لِلَّهِ تُرْجُونُ﴾ (البقرة)

”ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا

قرض دے اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑھا

چڑھا کر عطا فرمائے گا اللہ ہی تنگی اور

کشادگی کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف

لوٹائے جاؤ گے۔“

عموماً آدمی کو مورتے وقت احساس ہوتا ہے کہ کاش میں اپنی زندگی میں یہ مال و دولت اللہ کے راستے میں خرچ کر کے اپنی آخرت بنا لیتا تو اچھا تھا مگر میں نے زندگی میں یہ نہیں کیا اگر مجھے ایک لمحہ کی مہلت مل جائے تو میں ساری دولت اللہ کے راستے میں خرچ کر دوں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْفَعُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ

أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ فَيَعْمَلُ رَبُّهُ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ

أَجَلٍ قَوِيٍّ ۖ فَاكْذَبْتَ ۚ وَ أَكُنْ مِنَ الضَّٰلِّينَ﴾ (المنفقون)

”اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں

سے ہماری راہ میں اس سے پہلے خرچ کر دو کہ تم

میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے اے

میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کے لیے

فضائل صدقہ و خیرات

تحریر: جناب مولانا عبدالرحمن ثاقب

احادیث میں ہے کہ ”آپ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ خیر کے کاموں میں سبقت لے جاتے تھے۔“ (بخاری: ۱۹۰) اس سلسلہ میں چند آیات اور احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

صدقہ کی فضیلت قرآن کریم میں:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَكْبَتْتُ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ

مِائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ

وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (البقرة)

”جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

”اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں

سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ

تجارت ہے نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔“

ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے

سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سودانے ہوں۔

اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ

تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔“

ایک مقام پر یوں ارشاد ہوا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَكُمْ مِنْ

قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا حُلَّةٍ وَلَا

شَفَاعَةٍ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الضَّٰلِّينَ﴾ (البقرة)

”اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے

اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ

دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور نہ

شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔“

یہاں اہل ایمان سے کہا جا رہا ہے کہ اللہ کے

دیئے ہوئے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو کیونکہ آنے والا

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

(الذاریت)

”میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے

پیدا کیا ہے۔“

اور عبادت مجموعہ ہے بدنی اور مالی عبادت کا۔ اسلام میں کلمہ شہادت کے اقرار کے بعد نماز اور روزہ کا تعلق بدنی عبادت سے ہے تو زکوٰۃ کا تعلق صاحب استطاعت پر مال سے ہے اور حج کا تعلق مال اور بدن دونوں سے ہے۔

اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسان اللہ کی بخشی ہوئی جسمانی اور مالی دونوں نعمتوں کو اللہ کے راستے میں لگائے۔ اسی لیے قرآن حکیم میں ۸۲ مرتبہ نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ حکم دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ صاحب استطاعت پر فرض ہے یعنی جن کو اللہ تعالیٰ ہے ۸۵ گرام سونا یا ۳۹۸ گرام چاندی یا اس کے برابر فاضل دولت عطا فرمائی ہے اور اس پر ایک سال گزر چکا ہے تو ان پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے کہ وہ اس میں سے یا اس کی قیمت میں سے اڑھائی فیصد اللہ کے راستے میں مستحقین پر خرچ کر دے۔ عموماً لوگ یہ فریضہ رمضان المبارک میں ادا کرتے ہیں تاکہ اس سے رمضان المبارک کے بے پایاں اجر و ثواب سے مستفید ہو سکیں۔ کیونکہ رمضان المبارک میں ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ غیر رمضان میں دس درجہ سے شروع ہو کر سات سو تک پہنچتا ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے اس کے ثواب میں بے حساب اضافہ کرتا ہے۔

زکوٰۃ تو اہل نصاب پر فرض ہے مگر صدقہ و خیرات کی اہمیت ہر مسلمان کے لیے ہے خواہ وہ صاحب زکوٰۃ ہو یا نہ ہو۔ ماہ رمضان المبارک میں اللہ کے نبی ﷺ کثرت سے صدقہ و خیرات اور جود و سخا فرماتے تھے۔

مہلت کیوں نہیں دیتا کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔“

لیکن وقت مقررہ آنے کے بعد اس میں ایک لمحہ کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا جَاءَ أَجَلَهُمْ لَا يَسْتَأْذِنُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْبِلُ مُؤْنٌ﴾ (یونس)

”جب ان کا آخری وقت آپہنچتا ہے تو ایک پل بھی آگے یا پیچھے نہیں کر سکتے۔“

صدقہ کی فضیلت حدیث نبوی میں:

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کو وہ صدقہ و خیرات زیادہ پسند ہے جو زندگی اور صحت کی حالت میں کیا جائے۔“ (بخاری)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”زندگی اور تندرستی کی حالت میں ایک درہم خیرات کرنا موت کے وقت سو درہم خیرات کرنے سے بہتر ہے۔“ (ابوداؤد)

آپ ﷺ نے فرمایا:

”صدقہ و خیرات کرنے سے آنے والی بلائیں اور مصیبتیں رک جاتی ہیں لہذا صدقہ و خیرات میں جلدی کرو۔“

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے سے مال و دولت میں کمی نہیں آتی، بلکہ اس میں اللہ پاک بیش بہا برکت عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ﴾ (سبا)

”تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اس کا پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔“

اللہ کے راستے میں علانیہ اور خفیہ دونوں طریقوں سے خرچ کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِالْإِیْلِ وَالْإِثْكَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرة)

”جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب تعالیٰ کے پاس اجر ہے اور نہ انہیں خوف ہے اور نہ غمیگی۔“

بعض علماء نے کہا ہے کہ زکوٰۃ علانیہ خرچ کرنا چاہیے اور دیگر صدقات و خیرات چھپا کر جہاں لوگوں کو ترغیب دلانا ہو وہاں پر علانیہ خرچ کرنا چاہیے اور جہاں یہ مقصود نہ ہو وہاں چھپا کر۔ بحر حال علانیہ خرچ کریں یا چھپا کر دونوں صورتوں میں نیت صحیح ہو کہ اللہ کی رضا کی خاطر خرچ کریں ریا و نمود کا اس میں دخل نہ ہو۔

کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ] (بخاری)

”تمام کاموں کا دار و مدار نیت پر ہے۔“

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”جس نے حلال کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا (اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی ہی قبول کرتا ہے)

تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لیتا ہے اور اپنے پاس اس کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح کہ کوئی بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ

پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔“ (بخاری: ۱۰۱۳)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ صدقہ و خیرات حلال کمائی سے کرنا چاہیے کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”روز قیامت سورج جب سر پر ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا اور ہر شخص اپنے گناہوں کے بقدر پسینہ میں ڈوبا ہوا ہو گا تو اس وقت اس کا صدقہ اس پر سایہ کرے گا۔“

کہ ”اللہ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول فرماتا ہے۔“ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ پاک روز قیامت صدقہ و خیرات کرنے والے کے میزان عمل میں پہاڑ کی طرح اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔

صدقہ و خیرات کرنے والوں کے لیے اللہ کے فرشتے بھی اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”ہر روز دو فرشتے زمین پر اترتے ہیں ایک یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! سخی اور خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ عطا فرما دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخیل کا مال ضائع کر دے۔“ (بخاری: ۱۴۳۲)

صدقہ روز قیامت صدقہ کرنے والے پر سایہ کرے گا۔ جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”روز قیامت سورج جب سر پر ایک میل کے

فاصلہ پر ہوگا اور ہر شخص اپنے گناہوں کے بقدر پسینہ میں ڈوبا ہوا ہوگا تو اس وقت اس کا صدقہ اس پر سایہ کرے گا۔“ (صحیح الجامع للالبانی: ۳۵۱۰)

چھپا کر صدقہ کرنے والے عرش الہی کے سائے تلے جگہ پائیں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی اور سایہ

نہیں ہوگا جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”سات قسم کے لوگ عرش الہی کے نیچے جگہ پائیں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا

ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے اس طرح

چھپا کر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ

ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا

ہے۔“ (بخاری: ۱۴۲۳)

صدقہ و خیرات سے متعلق آپ کے ارشادات عالیہ:

① ”صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو ختم کر دیتا ہے اور بری

موت سے بچاتا ہے۔“ (ترمذی)

② ”افضل صدقہ بھوکے کو پیٹ بھر کر کھلانا ہے۔“ (بیہقی)

③ ”صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے

بچائے گا۔“ (الصحیح للالبانی: ۳۳۸۴)

④ ”کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر کے جہنم

کی آگ سے بچ جاؤ۔“ (اللوؤل والمرجان)

⑤ ”اگر صدقہ و خیرات کرنے کے لیے

کچھ بھی نہ ہو تو خندہ پیشانی سے ایک میٹھا

بول ہی کہہ دو یہ بھی صدقہ ہے۔“ (اللوؤل

والمرجان: ۵۹۷)

⑥ ”حسد (رتشک) دو قسم کے آدمیوں میں جائز ہے

ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی دولت سے

نوازا ہے اور وہ رات دن اس کو پڑھتا ہے اور

دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور وہ اسے

رات دن خرچ کرتا ہے۔“ (بخاری: ۵۰۲۵)

⑦ ”صدقہ کرنا کیونکہ یہ تمہیں دوزخ سے محفوظ رکھے

گا۔“ (طبرانی)

اسلام میں بخل اور کنجوسی کی مذمت:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کنجوسی اور بخلالت سے بچو کیونکہ اس برائی نے

پہلے لوگوں کو ہلاک و برباد کیا۔ اس چیز نے انہیں

خون بہانے اور حرام چیزوں کو حلال کرنے پر آمادہ

مسائل اعتکاف

جناب مولانا عبدالرحمن ندوی

مسجد کے کسی گوشہ میں اعتکاف کے لیے جگہ متعین کر لے۔ بہتر ہے کہ کسی چیز سے گھیر کر حجرہ نما بنا لے تاکہ عبادات میں یکسوئی رہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

لَكَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوَضِّعُ لَهُ سَرِيرَهُ وَرَأَى اسْطِوَانَةَ التَّوْبَةِ.

نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ کے لیے بستر بچھایا جاتا یا آپ ﷺ کی چار پائی ستون توبہ کے پیچھے رکھی جاتی۔ (ابن خزیمہ)

اسی طرح سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

لَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتَيْهَا حَصِيرًا.

رسول اللہ ﷺ نے ترکی خیمہ میں اعتکاف فرمایا اور اس کے دروازے پر چٹائی تھی (تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے) (مسلم: ۲۱۵)

اس کے بغیر بھی عام آدمی کی طرح مسجد میں اعتکاف کر سکتے ہیں۔ (فقہ السنہ: ج ۱ ص ۲۸۳)

اعتکاف کے لیے اجازت:

اعتکاف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ سوائے ضروری حاجات بشری کے پانچا نہ پیشاب وغیرہ کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔ ایسی ضروریات کے لیے اپنے مکان بھی جاسکتا ہے۔ جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے اگر وہاں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو جامع مسجد جاسکتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

لَوْ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ الْإِنْسَانِ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا

”جب آپ ﷺ محکف ہوتے تو گھر میں بشری قضائے حاجات ہی کے لیے تشریف لاتے۔“ (بخاری و مسلم)

ممنوعات اعتکاف:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَبْكَرُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَتَكَلَّمُونَ فِيهِ الْمَسْجِدِ ﴿البقرة: ۱۷۸﴾

”مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں پیچھلے سے مباشرت وغیرہ نہ کرو۔“

دس دن گوشہ نشین ہو جاتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ یہ دس دن انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ عبادات میں گزارے نوافل پڑھے ذکر و استغفار تسبیح و تہجد دعاؤں اور دینی درس و تدریس میں مشغول رکھے۔ یہ ایک عظیم عبادت ہے۔ اس کا ایک مقصد لیلۃ القدر کی تلاش بھی ہے جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ (نوائد سفیہ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

لَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. (مسلم)

رسول اللہ ﷺ عشرہ اواخر میں عبادت میں جو کوشش فرماتے وہ دوسرے ایام میں نہیں فرماتے تھے۔

اعتکاف کی ابتداء:

رمضان کے پورے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت ہے۔ جو شخص اعتکاف کرنا چاہتا ہے اس کے لیے افضل ہے کہ وہ بیس رمضان کی فجر سے ہی مسجد میں اپنے اعتکاف کی مقرر کردہ جگہ میں داخل ہو جائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

لَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكِفًا.

”جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ مسجد میں داخل ہوتے۔“ (بخاری و مسلم)

اعتکاف کے لیے ضروری چیزیں:

اعتکاف مسجد میں کرنا ضروری ہے کسی بھی مسجد میں اعتکاف کیا جاسکتا ہے لیکن ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہیے جس میں نماز جمعہ کا بھی اہتمام ہو۔ (جامع مسجد میں)۔ (ابوداؤد: ۲۳۷۲)

اعتکاف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ

[الْعُكُوفُ] کے معنی ہیں نظمیں کسی چیز پر متوجہ ہونا اور اس سے وابستہ رہنا اور [عَكْفَتُهُ عَلَى كَذَا] کے معنی کسی چیز پر روک رکھنا۔ اصطلاح شریعت میں [الاعتکاف] کے معنی عبادت کی نیت سے مسجد میں تقرب الہی کی خاطر رہنے کے ہیں۔ (مفردات القرآن)

اعتکاف کی مشروعیت:

امت کے تمام فقہاء و علماء کا اس کی مشروعیت پر اجماع ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ہمیشہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہ سنت ہے۔

اگر کسی نے اعتکاف کی نذر مانی ہے تو اس پر واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ نَذَرَ أَنْ يَطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعه] (بخاری)

”اگر کسی نے اللہ کی اطاعت (عبادت) کی نذر مانی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

لَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف کرتی رہیں۔ (متفق علیہ)

بلکہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کا اعتکاف چھوٹ گیا تو آپ نے شوال کے آخری دس دنوں میں اس کی قضا کی۔ (بخاری: ۶۳/۳)

زندگی کے آخری سال آپ نے بیس روز کا اعتکاف فرمایا تھا۔ (بخاری: ۶۷/۳)

اعتکاف کا مقصد:

اعتکاف کا مقصد تقرب الہی ہے یعنی بندہ اپنے آپ کو دنیا کی تمام مصروفیات سے علیحدہ کر کے مسجد میں

تحریر:
جناب محمد سلیم چنیوٹی

صبر و استقامت کا ماہ مبارک

اور اس کے پانے والے خوش نصیب ہوتے ہیں۔ اپنے اللہ سے عفو و کرم کے طالب ہوتے ہیں۔ [اللَّهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا] کے وظیفے کو اپنی زبانوں کی زینت بناتے ہیں۔

رمضان المبارک کی سب سے بڑی عبادت راتوں کا قیام یعنی نوافل کی کثرت نماز تراویح میں قرآن کریم کی سماعت دیکھ کر یا زبانی قرآن عظیم کی تلاوت اور پھر دن کا روزہ رکھنا۔ غیبت ریا کاری جھوٹ چغلی عیب تلاش کرنا کسی مسلمان کی جاسوسی کرنا کسی کو حقیر سمجھنا کسی کو کم تر اور خود کو بڑا سمجھنا ان سب باتوں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا یقیناً رمضان کی رحمتیں سینے کا سبب ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی زندگی میں رمضان المبارک آیا اور انہوں نے اسے عظمت دی احترام کیا اور اس کے روزے رکھے اور صحیح محنت کر لی اور اپنی بخشش کا کچھ سامان کر لیا تو یہ بہت بڑی بات ہے اور اپنے اللہ کی رضا ہے جو حاصل کر لی گئی۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ!

اس ماہ مبارک کا ہر لمحہ ہی مغفرت کے حصول والا رحمت اور بخشش والا اور آگ سے آزادی حاصل کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے کہ ہم چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دعائیں کرتے رہیں۔ استغفار کرتے رہیں۔ حصول رزق کے لیے سچ کو اختیار کریں۔ دعا فریب دھوکہ اور فضول باتوں سے پرہیز کریں۔ اکرام مسلم اور احترام انسانیت کریں۔ صدقہ اور خیرات کے کاموں میں اپنے قدموں کو بڑھائیں۔ کمزوروں غریب و مساکین کا خاص خیال رکھیں۔ کسی کمزور کی دعا لینا بھی ایک اعلیٰ درجے کی فضیلت ہے کہ مظلوم کی دعاؤں سے عرش عظیم بھی کانپ اٹھتا ہے۔ ظلم و تعدی سے بچیں غرور و تکبر و فخر و نخوت چھوٹی نہیں بہت بڑی برائیاں ہیں۔ ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بچنے کی نصیحت کرنا بھی اجر والے کام ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق سے نوازے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اس کے فضل خاص سے مومنوں پر ایک مرتبہ پھر اس کی رحمتوں بھرا مہینہ مبارک ”رمضان“ سایہ فگن ہے۔ گنتی کے دن ہیں اور ہاتھوں کے پوروں پر گئے جا سکتے ہیں۔ سخت گرمیوں میں اللہ کے بندوں اور اس کی نیک بندیوں نے ماہ مبارک کی راتیں قیام کرتے اور دن کے روزے رکھ کر زبانوں سے تلاوت قرآن سے اپنے سینوں میں نور ایمان میں اضافہ کر کے اپنے اللہ کی رحمتوں کو اپنی جھولیوں میں سمیٹنا شروع کر دیا ہے۔ گویا یہ پر رحمت اور پر بہار ماہ مبارک ہے جس میں نیکیوں کے درجات بڑھائے جاتے اور ان کا اجر کئی گنا زیادہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ ماہ مبارک غم گساری اور کمزوروں غریبوں یتیموں طالب علموں سفید پوشوں اور مساکین و بیوگان کے ساتھ ہمدردی کا مہینہ ہے۔

اس ماہ مبارک میں کی گئی نیکی کا اجر جس طرح بڑھتا ہے اسی طرح گناہ کرنے والے کو بھی اپنے گناہوں سے رکنے کا کہا گیا ہے۔ اس کے لیے فرمایا گیا [یا باغی الشر اقصر] ”اے گناہ کرنے والے رک جا۔“ اور نیکی کرنے والے سے کہا گیا [یا باغی الخیر اقبل] کہ ”نیکی کرنے والے آگے بڑھ۔“

رمضان المبارک کا ہر لمحہ بابرکت ہر لمحہ پر رحمت اور مغفرت و استغفار کرنے کا موسم بہار ہے۔ انسان کے لیے مقام غنیمت ہونا چاہیے کہ وہ جو بھی نیکی کرے وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لیے کرے۔ ریا کاری شہرت کے لیے نہیں بلکہ خلوص نیت سے اپنے مالک و خالق کی رضا جوئی کے لیے اللہ کے اس مہمان مہینے کا اکرام و احترام جاری رکھے۔ صبر و استقامت کا دامن تھامے رہے۔ یہ مہینہ عبادت و ریاضت کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اس ماہ مبارک میں اللہ کے بندے اور بندیاں اس کی تلاوت میں کثرت کرتے ہیں۔ اس میں ایک رات ایسی بھی اللہ کریم نے مقرر فرمادی کہ جس کا اجر اور عبادت کا درجہ ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ رکھ دیا گیا۔ یہ مبارک رات رمضان المبارک کے آخری عشرے میں طاق راتوں میں آتی ہے

”اعکاف کی حالت میں عورت سے کسی قسم کی مباشرت جائز نہیں۔“ (بخاری و مسلم)

بلاوجہ و اشد ضروری حاجت کے بغیر مسجد سے باہر نہ نکلے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[لَا تُسْتَعْتَفُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَلَا يَمَسُّ امْرَأَةً، وَلَا يُبَايِعَ نَحْوَهَا، وَلَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ، إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ] (ابوداؤد: ۲۴۷۲)

مختلف کے لیے سنت ہے کہ کسی بیمار کی عیادت نہ کرے جنازہ میں حاضر ہو اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ مباشرت و جماع کرے اور پیشاب و پاخانے کی حاجت اور بہت ضروری حاجت کے علاوہ کسی اور ضرورت و حاجت سے نہ نکلے۔“ (ابوداؤد)

اظہار تعزیت

دارالعلوم رضانیہ اڈالاریاں منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مدظلہ العالی مفت روزہ اہل حدیث جناب بشیر احمد انصاری کے بڑے بھائی اور مفت روزہ اہل حدیث کے پیٹنگ انچارج جناب سعید ساجد کی والدہ محترمہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے وزن و ملال کا اظہار کیا گیا اور مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف فرما کر انہیں بہشت بریں عطا فرمائے اور پسماندگان کو اللہ تعالیٰ اس سانحہ فلعہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی خادمہ دارالعلوم رضانیہ فاروق آباد

مولانا محمد حنیف محمدی کی ضمانت پر رہائی!

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل کوٹ رادھا کشن کے ناظم تبلیغ مولانا محمد حنیف محمدی جو کہ کوٹ رادھا کشن کے قریبی چک میں افسوسناک واقعہ میں راستے سے گزرتے گرفتار ہوئے تقریباً سات ماہ کی نظر بندی کے بعد ان کی ضمانت پر رہائی ہوئی ہے۔ اس مقدمہ سے باعث بری ہونے پر اللہ تعالیٰ کے بے حد شکر ادا ہیں۔

دعا گو حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن لاہور

برائے اطلاع

قاری سلیم بلوچ صاحب کا رابطہ نمبر درج ذیل ہے۔

پاکیزہ ہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔ اہل ایمان و تقویٰ بھی گروہوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، پہلے مقربین، پھر ابرار، اس طرح درجہ بدرجہ، ہر گروہ ہم مرتبہ لوگوں پر مشتمل ہو گا، مثلاً: انبیاء، انبیاء کے ساتھ، صدیقین اور شہداء اپنے ہم جنسوں کے ساتھ۔ علماء اپنے اقران کے ساتھ، یعنی ہر صنف اپنی ہی صنف یا اس کی مثل کے ساتھ ہوگی۔

اہل جنت ایک دوسرے کو سلام کہیں گے

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَجْعَلُهُمْ رَبُّهُمْ يَوْمَئِذٍ مُّتَجَرِّجِينَ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتٍ الْغَابِيَةِ ۖ دَعْوُهُمْ فِيهَا سَبْحًا لِلَّهِ ۖ وَتُحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۖ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾ (یونس)

”یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کا رب ان کو ان کے ایمان کے سبب ہدایت کرے گا نعمت کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی: (سبحان اللہ) اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا (السلام علیکم) اور ان کی آخری بات یہ ہوگی (الحمد للہ رب العالمین) کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہاں کا رب ہے۔“

یعنی اہل جنت، اللہ کی حمد و تسبیح میں ہر وقت رطب اللسان رہیں گے۔ جس طرح حدیث میں آتا ہے کہ

”اہل جنت کی زبانوں پر تسبیح و تحمید کا اس طرح الہام ہوگا جس طرح سانس الہام کیا جاتا ہے (صحیح مسلم: 2835)

اللہ کی رضامندی اور خوشنودی

﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَوُضُوْا ۖ وَجَلَّتْ عَنْهُمْ فِيهَا الْأَنْهَارُ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ دَعْوُهُمْ فِيهَا سَبْحًا لِلَّهِ ۖ وَتُحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۖ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾ (التوبة)

انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لیے وہاں دائمی نعمتیں ہیں، وہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا: ان ایمان دار مردوں اور عورتوں سے اللہ رب العزت نے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے، جن کے



تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ) اور (الْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہیں گے، جب ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے تو السلام علیکم کہیں گے، باہمی گفتگو کے خاتمہ پر (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) کے پاکیزہ کلمات ادا کریں گے۔ (سورہ یونس: 10)

”جنتی لوگ کوئی فضول، بے ہودہ، فحش، جھوٹی اور لغو بات نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے۔“ (واقعہ: 52)

جنت کی حوریں اہل جنت کے لئے یقیناً سامان لذت مہیا کریں گی لیکن یہ حوریں آوارہ مزاج، بے پردہ اور بے حیا نہیں ہوں گی نہ ہی غیر محرموں سے آنکھیں ملانے والی ہوں گی، بلکہ انتہائی شرم و حیا کی ملکہ، نیک سیرت، باپردہ ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان نے چھوا یا (دیکھا) تک نہ ہوگا۔ صرف اپنے ہی شوہروں سے پیار کرنے والیاں ہوں گی۔ (رحمن: 56: 70)

اہل جنت کو اللہ رب العزت کی طرف سے سلام

﴿سَلَامٌ ۖ قَوْلًا مِّن رَّبِّ دَعْوَاهُمْ ۝﴾ (یس)

”مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں (سلام) کہا جائے گا۔“

اللہ رب العزت کا یہ سلام فرشتے اہل جنت کو پہنچائیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت اہل جنت کو خود سلام سے نوازیں گے۔

فرشتے بھی اہل جنت کو سلام کہیں گے:

﴿وَسَيُخَوِّضُ الَّذِينَ آمَنُوا رَبُّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زَمْزَمًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝﴾ (الزمر)

جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آجائیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہاں کے نگہبان اُن سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے جا بجا جنت کی تفصیلات بتاتے ہوئے پانی کے چشموں، دودھ، شہد اور شراب کی نہروں، پھلوں، باغات، گھنے سایوں، ٹھنڈی چھاؤں، پرندوں کے گوشت، نادر اور قیمتی مسندوں اور حور و قصور کا ذکر فرمایا ہے۔ آئیے جنت بنانے والے اور جنت کی خبر لانے والے سے پوچھیں کہ جنت کیسی ہے؟

جنت کے مختلف نام:

جَنَّتُ عَدْنُ، جَنَّتُ النَّعِيمِ، جَنَّتُ الْمَاوِی، جَنَّتُ الْخَالِدِ، جَنَّتُ الْفَزْدَوْسِ، دَارُ السَّلَامِ، دَارُ الْمَقَامَةِ، دَارُ الْحَيَوَانِ، مَقَامٌ آمِنٌ، مَقْعَدٌ صِدْقٍ، دَارُ الْمُتَّقِينَ، دَارُ الْقَرَارِ، دَارُ الْآخِرَةِ

مرنے کے بعد دوسری زندگی میں ہر انسان کی آخری منزل جنت ہے یا جہنم جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝﴾ (الموزی)

”ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔“

آئیے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جنت کا تذکرہ کس طرح کیا ہے اور اہل جنت کے اوصاف کون سے بیان کیے ہیں؟

جنت کے اوصاف قرآن مجید میں:

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: جنتی لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا استقبال کرنے والے فرشتے (سَلَامٌ عَلَيْكُمْ) السلام علیکم کہہ کر ان کا استقبال کریں گے۔ (طِبْتُمْ) بہت اچھے رہے، کہہ کر انہیں مبارکباد دیں گے جس پر جنتی لوگ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہہ کر اللہ رب العزت کا شکر یہ ادا کریں گے۔

(سورہ زمر 74-75)

اہل جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ رب العزت کی

نیچے نہریں بہ رہی ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان ہتھکی والی جنتوں میں ہیں، اور اللہ رب العزت کی رضا مندی سب سے بڑی چیز ہے، یہی زبردست کامیابی ہے۔ (سورہ التوبہ: 72)

اللہ کی رضا مندی جنت سے بھی بڑی نعمت ہے

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا: کیا (مزید) کسی چیز کی خواہش ہے، تاکہ وہ بھی دے دوں؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے عطا کیا، اس سے مزید بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے (کہ اس کی خواہش کی جائے) وہ کہے گا: (تم سے) میرا رضی ہو جانا سب سے بڑی (نعمت) ہے۔ (الصحيح: 1336)

جنت کے پھل اور اہل جنت کی بیویاں

﴿وَلِكُلِّ الدِّينِ امْنُوًّا وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ اَنَّهُ لَهُمْ حَلٰلٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ۚ كُلُّكُمْ رَزَقُوْا مِنْهَا مِنْ شَرِّ رِزْقًا ۚ قَالُوا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۚ وَاَنْتُمْ بِهٖ مُّتَشَابِهٰتٌ ۚ وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۚ وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿ (البقرة)

”اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان جنتوں کی خوشخبریاں سنا دو جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ جب کبھی وہ پھلوں کا رزق دیے جائیں گے اور ہم شکل لائیں گے تو کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم اس سے پہلے دیے گئے تھے، اور ان کے لیے بیویاں ہیں صاف ستھری اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔“

(مُتَشَابِهًا) کا مطلب یا تو جنت کے تمام میووں کا آپس میں ہم شکل ہونا ہے یا پھر دنیا کے میووں کے ہم شکل ہونا۔ تاہم یہ مشابہت صرف شکل یا نام کی حد تک ہوگی، ورنہ جنت کے میووں کے مزے اور ذائقے سے دنیا کے میووں کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ جنت کی نعمتوں کی بابت حدیث میں ہے کہ نہ کسی آنکھ نے انہیں دیکھا، نہ کسی کان نے انہیں سنا (اور دیکھنا سننا تو کجا) کسی انسان کے دل میں ان کا گمان بھی نہیں گزرا۔ (بخاری)

جنتی نہریں

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۖ فِيْهَا اَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَیْرِ اَسِنٍ ۖ وَ اَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۖ وَ اَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَّذِیْ لَا یَسْرِیْ ۖ وَ اَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ۖ وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۚ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَبِّهِمْ ۚ كُنْ هُوَ خَالِدًا فِي النَّارِ ۚ وَسُقُوْا مَاءً حَمِیْمًا ۚ فَفَطَعَ اَمْعَاظُهُمْ ۝﴾ (محمد)

اس جنت کی صفت جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ کہ اس میں کبھی خراب نہ ہونے والی پانی کی نہریں، اور ایسی دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ کبھی نہیں بدلے گا، اور ایسی شراب کی نہریں ہیں، جن میں پینے والوں کو بڑی لذت ملے گی۔ اور نہریں ہیں شہد کی جو صاف ہے اور ان کے لیے وہاں ہر قسم کے میوے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے، کیا یہ اس کی مثل ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہوگا اور اسے گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آتشیں کاٹ کر رکھ دے گا۔

سیدنا حکیم بن معاذیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں ایک پانی کا سمندر ہے اور ایک شہد کا، اور ایک دودھ کا اور ایک شراب کا سمندر ہے پھر ان سے نہریں پھوٹی چلی جاتی ہیں۔ (الترمذی)

اچھی قیام گاہ

﴿خٰلِدِیْنَ فِيْهَا ۖ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝﴾ (اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ بہت اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔) (الفرقان)

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ”جنت عدن کے بہترین بیٹھنے والے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی۔“ (الف: 12)

جنت کے بازار

سیدنا اس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہوگا، جس میں لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے، اس میں ڈھیروں کستوری ہوگی، پس شامل سے ایک ہوا چلے گی، جو ان کے چروں اور کپڑوں میں کستوری کی خوشبو بکھیر دے گی، جس

سے ان کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا، پس جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آئیں گے، تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! تم تو حسن و جمال میں پہلے سے زیادہ بڑھ گئے ہو۔ وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! تم بھی ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔ (صحیح مسلم)

جنت کے خیمے

ابوبکر بن ابو موسیٰ بن قیس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کے لیے جنت میں ایک جوف دار موتی کا خیمہ ہوگا، جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی، اس میں مومن کے کئی گھر والے ہوں گے، مومن ان پر گھومے گا تو ان کا بعض دوسرے بعض کو نہیں دیکھ سکے گا۔ (صحیح البخاری)

دیدار الہی

﴿وَجُودًا یَّوْمَئِذٍ نَّظَرُوْا﴾ (القیلۃ)

”اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔“ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: جو لوگ نیک عمل کریں گے انہیں جنت ملے گی، اور اللہ کا دیدار نصیب ہوگا، اور ان کے چہروں پر نہ کدورت چھائے گی اور نہ ذلت، یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (یونس: 26)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا: کسی چیز کی ضرورت ہے، وہ میں تمہیں عطا کر دوں؟ وہ کہیں گے: اے اللہ! تو نے ہمارے چہرے روشن کر کے جنت میں داخل کیا اور جہنم سے نجات دی (اب کیا چاہیں گے) پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا، وہ اللہ رب العزت کے چہرے کا دیدار کریں گے، اللہ کے دیدار سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ دی جائے گی۔ (جاری ہے)

منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل..... خیرات میں جُہ و دستار نہیں ملتے

قائم مقام ناظم اعلیٰ مرکزیہ حبیب آباد میں

جامع مسجد بلال اہل حدیث حبیب آباد میں ایک خوبصورت افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں شہر کے معززین جماعت، عہدیداران اہل حدیث یوتھ فورس مقامی خطباء کرام اور سیاسی سماجی شخصیات سمیت تیز حضرات نے شرکت فرمائی۔ جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا محمد نعیم بٹ گوجرانوالہ سے تشریف لائے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جس کی سعادت جناب حافظ عبدالوحید نے حاصل کی اور نعت رسول مقبول محترم حافظ محمد طیب نے پیش کی۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب حافظ منیر احمد نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی نے اپنی گفتگو میں کہا کہ جماعتوں میں مختلف لوگ موجود ہوتے ہیں کوئی امیر ہے تو کوئی غریب، کوئی طاقتور ہے تو کوئی کمزور، کوئی جمالی طبیعت کا مالک ہوتا ہے تو کوئی جلالی۔ کوئی شہری اور کوئی دیہاتی ہوتا ہے۔ کوئی قیادت کے لائق اور کوئی درکری میں عظمت پاتا ہے۔ غرضیکہ خداوند کریم کا نظام ہے کہ جماعت اسی گلدستہ کا نام ہے۔ پھر کئی جماعتیں ہیں، کئی عقیدے، نظریے اور مسالک موجود ہیں جن میں ایک مسلک اہل حدیث ہے کہ عبادت خدا کی جس نے ہمیں پیدا فرمایا اور اطاعت مصطفیٰ کی جس کو خالق نے ہمارا رہبر و رہنما بنا کر مبعوث فرمایا۔ پھر اپنی توحید اور اس راہبر کی رسالت کا کلمہ پڑھو! کامیاب زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں آخرت کی کامیابی کا گر سکھایا۔ لہذا ہمیں ان راہنما اصولوں کی روشنی میں اپنی استحانی زندگی گزارنا چاہیے۔ کیونکہ پیغمبر کی بات باتوں کی پیغمبر ہوا کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مضبوط تنظیم باہمی بھائی چارہ، عدل و انصاف، مسلسل جدوجہد، خوش اخلاقی، اخوت و مروت، حفظ مراتب جیسے بے شمار سنہری اصول بتائے ہیں جن پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ایک سچی جماعت ہونے کے ناطے ہمیں ایسا کردار ادا کرنا چاہیے کہ دیکھنے والا دشمن بھی کہہ اٹھے کہ اگر امتی ایسا ہے تو نبی کیسا ہوگا۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں تبلیغی، اصلاحی، سیاسی اور تنظیمی رنگ خوب بھرا جس سے محفل میں ایک نیا جذبہ پیدا ہوا اور حاضرین نے امیر جماعت پروفیسر ساجد میر کی امارت، حافظ ڈاکٹر عبدالکریم کی نظامت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ پروگرام کے انعقاد میں قاری فاروق اعظم صدر 'AYF'

اعلان نامزدگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر جناب سینیئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے مولانا عبدالرشید حجازی کو ان کی دینی و جماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے مرکزی نائب امیر نامزد کیا ہے۔ امید ہے وہ پہلے سے بڑھ کر تنظیمی و دینی امور میں دلچسپی لیں گے اور اپنی صلاحیتوں اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے استحکام اور وقار و ترقی کے لیے سعی و جدوجہد فرمائیں گے۔

منجانب: حافظ بابر فاروق رحیمی، ناظم مرکزی سیکرٹریٹ

106 راوی روڈ - لاہور

ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس کی رحیم یار خان میں تشریف آوری

ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس کی رحیم یار خان میں تشریف آوری کی دعوت پر 30 اپریل 2015ء بروز جمعرات رات 8 بجے انٹرنیشنل شیخ زاید ایئرپورٹ رحیم یار خان پر میاں محمود عباس (ناظم اعلیٰ پنجاب) تشریف لائے۔ کارکنان کے ہجوم میں میاں صاحب کو تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ، تحصیل ناظم صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری کی معیت میں مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث شری رحیم یار خان لایا گیا نماز عشاء کی امامت فرمائی اور مختصر درس حدیث ارشاد فرمایا۔ علی الصبح جمعہ مرکز ہذا میں جمعہ کی تفصیلات پر درس دیا۔ 10 بجے ایکسپریس فورم میں تحصیل ناظم صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل امیر مرکز افتخار بیگ کے ساتھ شرکت کی اور جماعتی پالیسی سے میڈیا کو آگاہ کیا۔ تحفظ حریم شریفین پر اپنا موقف بیان کیا۔ آپ نے فرمایا حریم شریفین کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہے۔ قائدین کارکنان مرکز یہ اپنی جان و مال تو قربان کر سکتے ہیں مگر کوئی اور راستہ نہیں نکال سکتے۔ 12:30 بجے مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث میں ”محبت رسول“ پر مدلل عالمانہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عصر مرکز الحمدیث مبارک مسجد میں حالیہ انتخاب میں تحصیل کابینہ سے حلف برداری فرمائی اور شام 6 بجے انٹرنیشنل شیخ زاید ایئرپورٹ سے لاہور کے لیے روانہ ہو گئے۔ کارکنان اور تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ، تحصیل ناظم صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری، حاجی عبدالشکور اور حاجی تنویر جٹ نے نیک تمناؤں اور دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان

اہل خیر توجہ فرمائیں!

الانصار و ملیفیر ٹرسٹ مظفر آباد کشمیری مہاجرین و متاثرین زلزلہ کی امداد کا ایک فعال ادارہ ہے جس کے تحت کئی دعوتی اور تعلیمی پروگرام چل رہے ہیں۔ یہ ادارہ گزشتہ 22 سال سے کام کر رہا ہے۔ 18 اکتوبر 2005ء کے ہولناک زلزلے کے بعد ادارے نے بحالی کے عمل میں دیگر فلاحی اداروں کی طرح بھرپور حصہ لیا۔ سانحہ کے بعد ٹرسٹ نے راؤڈ امبور میں ”الانصار بستی“ قائم کی جہاں زلزلہ متاثرین کے تقریباً دو سو خاندان آباد کیے گئے اور ان کو زندگی کی تمام بنیادی سہولیات فراہم کی گئیں۔ اس بستی میں تعلیم الاسلام ماڈل مل سکول کے نام سے ایک معیاری تعلیمی ادارہ قائم کیا گیا جہاں طلباء اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اس وقت ٹرسٹ کے زیر انتظام 2 سکول اور 3 مدارس کام کر رہے ہیں جن میں مجموعی طور پر 251 طلبہ اور 186 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ 26 افراد پر مشتمل سٹاف کام کر رہا ہے۔

ادارے کے زیر اہتمام بڈ شاہ و کیشنل ٹریننگ انشٹیٹیوٹ کام کر رہا ہے جس کے تحت مظفر آباد میں قائم کشمیری مہاجر کیمپ راڑہ دوشی میں خواتین کو سلائی کی تربیت دی جا رہی ہے۔ یہ سارے پراجیکٹ اہل خیر کے تعاون سے ہی چل رہے ہیں۔ رمضان المبارک میں زکوٰۃ صدقات اور دیگر خیرات کے ذریعے ادارے کے ساتھ مالی تعاون فرمائیں تاکہ یہ تمام پراجیکٹس احسن انداز میں چلائے جاسکیں اور آپ کے لیے صدقہ جاریہ ثابت ہوں۔

ابوجزہ کشمیری ناظم رابطہ پاکستان (0321-4447368)..... عبدالشکور آزاد چیئرمین (0301-5151408)

اطہار تعزیت

✽ مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ”الجمعیۃ“ جناب بشیر انصاری کے بھائی الحاج محمد دین سلفی کی وفات پر مندرجہ ذیل احباب نے ٹیلیفون پر اطہار تعزیت کیا ہے:

ڈاکٹر پروفیسر فضل الہی اسلام آباد مولانا شاد الحق اثری فیصل آباد
 مولانا عبدالحی انصاری فیصل آباد مولانا محمد یوسف انور فیصل آباد
 پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی لاہور مولانا محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آباد
 مولانا عبدالعزیز راشد فیصل آباد مولانا قاری محمد صدیق ظہری کسوول
 انجینئر عبدالسلام لاہور مولانا حسن محمد ساہوال
 ظفر صادق لاہور صاحبزادہ مولانا تبارق التوحیدی
 مولانا محمد یسین شادملتان چوہدری بشیر احمد بشر ناردوال
 مولانا حسن سعید لاہور مولانا محمد ارشد بیگم کوئی لاہور
 ڈاکٹر سیاد الہی اسلام آباد عبدالرحمن عظیم مغل گوجرانوالہ
 حاجی شفاء اللہ وسم اکاڑا مولانا محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی
 مولانا اعطاء محمد جنجوعہ سرگودھا

مولانا محمد اسحاق بھٹی پروفیسر حکیم راحت نسیم سوہرودی اور مولانا سلیم چینی نے تعزیتی مکتوب بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ادارہ)

مرکز ابن حنبل گوجرانوالہ میں طاق راتوں کے ایمان افروز پروگرام

21 ویں شب: مولانا محمد مشتاق چیمہ۔

23 ویں شب: میاں محمد سلیم شاہد۔

25 ویں شب: مولانا محمد ابراہیم ظہیر۔

27 ویں شب: مولانا الطاف الرحمن سندھو۔

29 ویں شب: قاری مصطفیٰ ظہیر مولانا حاجی اللہ صدیقی

منجانب: صاحبزادہ ضیاء اللہ گل، ناظم نشر و اشاعت مرکز ہذا

کابینہ اہل حدیث یوتھ فورس الفیصل ٹاؤن لاہور

سرپرست اعلیٰ: الحاج اللہ دتہ

صدر: حافظ مظہر الاسلام

نائب صدر: محمد علی یوسف

جنرل سیکرٹری: محمد طلحہ سیف اللہ خادم

ڈپٹی جنرل سیکرٹری: محمد حمزہ احسان

رابطہ سیکرٹری: محمد ابوبکر صدیقی

سیکرٹری اطلاعات: محمد اویس امان اللہ

نائب سیکرٹری اطلاعات: محمد علی احسان

سیکرٹری نشر و اشاعت: محمد بشیر اصغر

منجانب: محمد طلحہ سیف اللہ جنرل سیکرٹری AYF الفیصل ٹاؤن لاہور

اخبار الجماعۃ

میں بھی حاضر تھا وہاں

جامعہ سلفیہ کی تقریب بخاری

✽ جامعہ سلفیہ ملک کی ایک قدیمی دینی درسگاہ ہے۔ ہندوستان کے بنوارے کے بعد دین کی آبیاری کے لیے جن اولین جماعت کی بنیاد رکھی گئی، جامعہ سلفیہ کو ان سب میں ایک نمایاں نام اور منفرد مقام حاصل ہے۔ شروع دن ہی سے اس جامعہ کو قابل قدر اساتذہ اور دین و دنیا کے حسین امتزاج پر مشتمل جامع نصاب کی وجہ سے ایک خاص امتیاز حاصل رہا۔ ہر دور میں ملک بھر سے طلبہ یہاں اپنی علمی پیاس بجھانے دیوانہ وار آتے رہے اور یہاں سے فراغت کے بعد ملک اور بیرون ملک دین و دنیا کی اہم ترین ذمے داریاں نبھاتے رہے۔ یہاں کے فضلاء کے بڑی تعداد میں مدینہ یونیورسٹی میں داخلے ہوئے جہاں سے پلٹ کر فاضلین نے ملک و بیرون فروغ کتاب و سنت کے لیے بے شمار خدمات انجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کے اس گلستاں کو ہمیشہ شرباردار و تر و تازہ رکھے۔ جامعہ سلفیہ سے میرا تعلق کئی برسوں پر محیط ہے۔ یہیں سے میرے چھوٹی بھائی ڈاکٹر حافظ عبدالرشید انظر مرحوم نے اپنی تعلیم مکمل کی۔ یہیں سے میرے تین بیٹوں قاری عبداللطیف صاحب، حافظ عبدالخلیل شاہراہ اور حافظ عبدالوکیل نعیم اور اس سال میرے پوتوں حافظ عبدالماجد اور حافظ عبدالعظیم جواد نے اپنی دینی تعلیم کی تکمیل کی ہے۔ اس سال جامعہ کی سالانہ تقریب بخاری میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ تاسازی طبع کی بنا پر اپنے دو بیٹوں عبداللطیف زہد اور عبدالوحید عابد کے ہمراہ تقریب میں شرکت کی۔ جامعہ کا فراخ اور کشادہ علمی ماحول طلبہ کے کھلے کھلے چہرے اساتذہ کی طلبہ سے شفقت و محبت اور دیدہ زیب نئی عمارات دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ جامعہ سلفیہ کے کوئی تیس سال سے زائد عرصہ سے پرنسپل جناب یسین ظفر صاحب نے خاکساری اپنی بساط سے بڑھ کر عزت افزائی فرمائی۔ یقیناً اس جامعہ کی تعمیر و ترقی میں ان نظامیہ و اساتذہ کے ساتھ ساتھ اس گلستاں کے باغبان جناب یسین ظفر صاحب کی خوش ذوقی اور حسن انتظام کا بھی بڑا دخل ہے۔ اللہ جعجہ احباب کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ تقریب بخاری کا انتظام و انصرام بھی ان کے حسن ترتیب کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ خصوصاً جب پرنسپل صاحب فارغ التحصیل ہونے والے طلباء سے مخاطب تھے تو آبدیدہ ہو کر کہنے لگے: اے اللہ! تو دیکھ لے اور گواہ ہو جا کہ جو امانت تو نے ہمیں سونپی تھی ہم نے بساط بھر کوشش سے وہ دین اور معاشرے کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ یہ کہتے ہوئے ان پر بھی رقت طاری ہو گئی اور حاضرین میں سے بھی کئی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ بہر کیف سبھی ذی قدر مقررین نے عمدہ گفتگو کی۔ بالخصوص محترم ڈاکٹر فضل الہی صاحب کے صحیح بخاری کے آخری حدیث پر درس نے سامان باندھ دیا۔ تقریر کیا تھی گویا علم و عرفان کا دریا بہہ رہا تھا۔ سامعین اس خاموشی اور انہماک سے علمی موتی چن رہے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ بڑی نورانی اور برکتوں والی مجلس تھی۔ آخر میں ایک بار پھر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب و سنت کے اس باغ کو اپنے باغبانوں اور نگہبانوں سمیت سلامت رکھے۔ ہر آئندہ لحظہ اسے مزید ترقی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین!..... (حافظ عبدالستار۔ چک 7/8-A.R کرلی والا میاں چنوں ضلع خانیوال)

افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک

✽ 5 جون 2015ء کا افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک مرکز توحید اہل حدیث برج اریاں روڈ گلوٹیاں موٹو تحصیل ڈسکہ میں شیر پنجاب مولانا منظور احمد صاحب نے ”عزت کون عطا کرتا ہے“ کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ عزت اور ذلت کا مالک اللہ ہے اور سب سے زیادہ عزت اللہ کی ہے۔ اس کے بعد پیارے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اور پھر مومنین کی ہے۔ اس موقع پر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ خطبہ جمعہ کے بعد شرکاء کی پرکھنے کی گئی۔

منجانب: قاری محمد عرفان خطیب و مہتمم مرکز ہذا

ماہنامہ درس قرآن

✽ دارالعلوم تقویۃ الاسلام مدرسہ غزنویہ شیش محل روڈ لاہور میں 13 جولائی 2015ء بروز پیر بعد نماز مغرب جناب مولانا ساجد محمدی درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ شرکاء کے لیے افطاری اور بعد درس قرآن کھانے کا معقول انتظام ہوگا۔

✽ ستائیس رمضان المبارک بعد نماز تراویح ختم قرآن مجید کے حوالہ سے مولانا قاضی خالد محمود صاحب اور مولانا حافظ محمد کاشف شاہین صاحب کے خطابات ہوں گے۔

الداغی الی الخیر: سید جنید غزنوی مہتمم دارالعلوم

0313-4600183-042-37112045

خطبہ جمعہ المبارک

جامع مسجد الہدیہ چک 112 علی آباد تحصیل سانگلہ ہل میں 26 جون کا خطبہ جمعہ المبارک حضرت مولانا قاری شفیق الرحمن سلمیٰ نے رمضان المبارک کے فضائل و مسائل پر ارشاد فرمایا۔ دریں اثناء انہوں نے برما کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم پر عالم اسلام کی بے بسی پر افسوس کا اظہار کیا۔

منجانب: چوہدری عبدالغفور واہلہ چک ہذا

وی پی آرہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

انتقال پر ملال

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنما مولانا محمد شریف گجر کے والد محترم محمد فضل گجر انتقال کر گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ کے بعد ان کے آبائی گاؤں علی پور شاہ جیونہ کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ مولانا محمد طیب معاذ (فیصل آباد) نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں حافظ عبدالعلیم یزدانی، مولانا بہادر علی سیف، مولانا برق التوحیدی، حافظ محمد اسلم جٹ، محمد ایوب سجاد ملک محمد اسلم آزاد، مولانا نیاز الہی گوری، میاں محمد افضل، محمد سرفراز حسن، مولانا محمد افضل عتیق، سابق ایم پی اے اظہر ندیم گجر سمیت دیگر شخصیات نے شرکت کی۔

دعا گو: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث شی کوٹ رادھاسن کے ناظم مالیات چوہدری ایوب کبہ کے والد محترم اور چوہدری محمد حنیف کبہ سرپرست شی کے بڑے بھائی قضاے الہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مفت پورہ جنازہ گاہ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ضلعی ناظم حافظ حسن محمود کیر پوری، سنی امیر میاں خالد سیف اللہ

حافظ عبدالباسط شیخ پوری کی سعودی عرب سے مراجعت

ماہ جون میں حافظ عبدالباسط شیخ پوری ناظم تبلیغ مرکزی سعودی عرب کے دورہ پر گئے جہاں پر انہوں نے سعادت عمرہ کے علاوہ جماعتی پروگراموں خصوصاً پیغام ٹی وی کی تقریب میں شرکت کی۔ یکم جولائی 2015ء کو حافظ صاحب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

نوٹ: دورہ کے دوران جماعتی پروگراموں میں شرکت نہ کرنے کی معذرت۔

منجانب: محمد عمران مجاہد۔ فیروز ڈوٹاں

پیغام حق کانفرنس مال چک ۶۷ فیصل آباد

بتاریخ 10 جولائی 22 رمضان المبارک بروز جمعہ المبارک بعد نماز تراویح مولانا حبیب الرحمن مدنی پوری آف فیصل آباد اور جناب منیر احمد یزدانی خطیب مسجد اہل حدیث چنیوٹ خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: ابو محمد قاری عبدالستار قاسم خطیب مسجد ہذا

تحفظ حریم کانفرنس

18 مئی کو کوئٹہ لال کا میں مرکزی جمعیت ضلع نیاری کے زیر اہتمام عظیم الشان تحفظ حریم کانفرنس منعقد ہوئی۔ حافظ مجیب کا کا اور حافظ احمد خان نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔ مولانا عزیز کا کا امیر ضلع نیاری حافظ عبدالعزیز کا کا اور قاری ابراہیم غلیل نے خطابات کیے اور تحفظ حریم شریفین کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ زبیر احمد کا کا نے انجام دیے۔

المرسل: حافظ صلاح الدین کا کا ناظم اطلاعات ضلع نیاری

ضرورت خادم

جامع مسجد طیبہ اہل حدیث الحدید مارکیٹ لاہور کے لیے مشروع اور مخفی خادم کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ حسب لیاقت دیا جائے گا۔

رابطہ: قاری عمران یوسف 0300-4701581

مرکزی جمعیت تھانہ نگن پور کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث تھانہ نگن پور کا اجلاس مرکزی جامع مسجد اہل حدیث اراٹا نوالہ میں مورخہ 18 جون 2015ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا عبدالجید سلیم امیر تھانہ نگن کی۔ اجلاس میں رمضان المبارک میں تبلیغی پروگرامز خدمت خلق مالیاتی امور اور ہفت روزہ اہل حدیث کے اجراء کے بارے میں معاملات طے کیے گئے۔ اجلاس میں مولانا محمد حامد عاصم ناظم تھانہ نگن پور نے سابقہ کاروائی پیش کی اور کہا کہ امیر محترم علامہ منیر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور محترم جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی بھرپور کوششوں کے نتیجہ میں پیغام چینل کے قیام کو اپنے اور بیگانے بھی تحسین پیش کرتے ہیں۔

شرکائے اجلاس میں حافظ محمد الیاس، میاں محمد اسماعیل نور، مولانا رحمت اللہ چوہدری محمد کاشف، مولانا محمد امجد رفیق، چوہدری محمد امین، مولانا عبداللطیف صابر، سید عبدالستار عبدالغفار حسن، مولانا محمد عارف یزدانی دوغیر ذمہ داران شامل تھے۔ اجلاس کے آخر میں پروفیسر قاضی مقبول احمد حافظ محمد ادریس ضیاء وہاڑی اور حضرت مولانا عبدالعزیز حنیف کی ہمشیرہ کی وفات پر اظہار تعزیت اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

منجانب: محمد حامد عاصم (ایم اے بی ایڈ) ناظم تھانہ نگن پور

مرکزی جمعیت عارفوالہ کا اجلاس

14 جون کو مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل عارفوالہ کے احباب کا اجلاس جامع مسجد کی الہدیہ اوڈانوالی محلہ ضیاء نگر میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت حافظ محمد زکریا یزدانی نے کی جب کہ مہمان خصوصی قاری محمد یحییٰ تھے۔ تلاوت کلام مجید قاری محمد بلال شہزاد نے فرمائی۔ اس کے بعد مولانا ساجد الرحمن ایم اے صاحب نے تربیتی نشست اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر خطاب کیا، تحصیل بھر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام مساجد میں تبلیغی پروگرام رکھے گئے۔ اجلاس میں یہ بھی طے ہوا کہ مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور کے ساتھ مضبوط رابطہ رکھا جائے اور ہفت روزہ الہدیہ کی ہر گھر میں پہنچایا جائے۔ راقم الحروف کو یہ ذمہ داری دی گئی کہ تحصیل بھر میں ہفت روزہ الہدیہ کی توسیع اشاعت کو یقینی بنایا جائے۔ اجلاس کے آخر میں ہفت روزہ الہدیہ کے مدیر محترم بشیر احمد انصاری کے بڑے بھائی، مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء اور مولانا حافظ عبدالغفار حسن آف ایہ کے لیے مغفرت کی دعا کی گئی۔ اجلاس کی حاضری بھرپور تھی اور اختتام پر راقم الحروف نے شرکاء کی ضیافت کی۔

منجانب: حافظ محمد زکریا یزدانی، عارفوالہ

اپیل

کائنات میں بہترین جگہ مسجد ہے۔ جامع مسجد طہ الہدیہ وسن پورہ نوشہرہ سانس روڈ گوجرانوالہ زیر تعمیر ہے۔ تقریباً چار لاکھ روپے کی اشد ضرورت ہے۔

خیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔

رابطہ: حافظ محمد یونس کلیم بانی و مہتمم مسجد ہذا 0320-6470536

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S

نہجی دستیاب ہیں۔

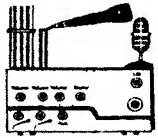
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارن، سینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739

055-4213430

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر مکنیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

0333-8294645

055-4237974

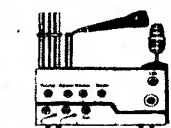
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارن، سینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزدیکی فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹرز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے وپرائے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی
ہارن، سینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت
کو ایف ایف مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

سٹی ناظم حافظ محمد زکریا عاصم مولانا محمد یوسف ربانی امیر تحصیل
مولانا عبدالباقی چوکی کے علاوہ دیگر سماجی اور مذہبی رہنماؤں نے
شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے
اور بشری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین!

دعا گو: حافظ محمد زکریا عاصم، ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن
● گزشتہ دنوں جماعت کے سرگرم کارکن جناب
عبدالوحید کے جو سال صاحبزادے محمد عمر سعودی عرب میں
ٹرینک حادثے میں وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم
انتہائی متدین اور محنتی نوجوان تھے۔ اس کی نماز جنازہ کوٹلی لوہاراں
مغربی میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں احباب جماعت اور اہل علاقہ
نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں
سے درگزر فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا
فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو: ڈاکٹر عبدالسیع، نمائندہ خصوصی مفت روزہ اہل حدیث ضلع یاںکوٹ

ہر شہر ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ "ایزی پیپر سوپ" جو نئی زمانہ گھر سے
باہر سفر میں، آفس میں، مسجد میں، سکول و کالج میں ہر ایک
کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر
شہر سے ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے سے اپنا
ذاتی کاروبار شروع کریں اور ماہانہ ہزاروں روپے
کمائیں۔ محنتی ایماندار کاروباری حضرات رابطہ کریں۔

میچنگ ڈائریکٹر... قاری حافظ ظفر اقبال
0335/0300-5150317

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (ماپوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
"جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عید الفطر

جنت میں گھر بنائے

جماعت الہدیٰ کی مسجد و مدرسہ کیلئے 360 گز کا پلاٹ حسن پور ٹنگڑہ نزد جوگی موڑ نیشنل ہائی وے پر ملے لیا گیا ہے جبکہ دو دروازے تک مسجد و مدرسہ نہیں ہے۔

علماء کرام کی تصدیقات و تہنیکہ جات موجود ہیں

زیر تعمیر ہے پھر ضرورت سے تعاون کی اپیل ہے تعمیر کیلئے سر یہ سکھوت، رتی بناک، بھری اور نقد رقم کی امداد ضرورت ہے آپ اپنا تعاون چاہے سامان کی صورت میں یا نقد کی صورت میں جمع کروا کر یہ ضرورتیں حاصل کر لیں۔

پلاٹ کی کل قیمت 12 لاکھ روپے ہے

بخدمت مالک مئی 14 کے آخر تک اسباب بذمہ کو کارفرما کر کے سامان کی جمعیت اہل جاہلیت اسناد

1087-0095-004795-01-5

0305-2301399

0303-8350438

0305-2301399

0303-8350438

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر

70010101053034

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر

034575451199

شناختی کارڈ نمبر

35103-1466875-3

رابطہ نمبر دہائی

00971507346751

رابطہ نمبر سعودی عرب

00966592793211

0345-7545119

0313-7545119

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت مصلحتی معاینکین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور ہذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پنچش ہوں اور نکلے کباب روٹ بروٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفا کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ محنت خوری بھی کی جائے اور توڑا بیت بھی نہ ہو دودھ اور پاول کھائے جائیں اور نزلہ کام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و فطرت کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی و غیر ملکی مرینوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طیبہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دوا یوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدا خواستہ آپ یا آپ کے جاننے والے کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفا کے کامل و جامعہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوا نہیں ہے جس لیبارٹریز سے چائیں چپک کر وائیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

صداع	بند زلہ	مرئی	کڑل پڑنا	پلوری	دل میں سوراخ	داخلی قبض	فالج
عصابہ	نخیر	قولنج	کیرا	بلڈ پریشر	دل کو ال بند ہونا	اپینڈیکس	جنون
شقیقہ	مونہ سے بدبو	دھ	عظم غدود رقیہ	کولسٹرول	بھوک بند ہونا	بھکھد	اصصابی ککروڑی
سبات	رال بہنا	مالی خولیا	دمہ	اخراجاٹا	بھوک کی زیادتی	گیس	تھذیرالاعضاء
بے خوابی	لکنت	لیٹن	تپ دق	دل کا دورہ	السر	یوریا	ایڈ وپر میا
خواب میں ڈرنا	نسیان	دل ڈوبنا	ٹی بی	تھیلایسیما	اماس	کرسٹینن	سدا جوانی

Email: hakeemkarimbhti@hotmail.com حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈوڈیون لاہور

سخاوت کے مہینے میں سخاوت کیجیے

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ اہل حد لاہور

تعارف: جامعہ اہل حدیث چوک داگراں لاہور الحمد للہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ کرام تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ: حضرت العلام حافظ عبد اللہ محدث روپڑی، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑی، رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی (تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ۔ تجدید تاسیس: 1947ء لاہور)

شعبہ جات: جامعہ ہذا دس شعبوں پر مشتمل ہے۔ (1) تحفیظ القرآن الکریم (2) شعبہ تجوید قراءت (3) درس نظامی (4) وفاق المدارس السلفیہ (5) دارالافتاء (6) تصنیف و تالیف (7) فن مناظرہ (8) دعوت و ارشاد (9) کمپیوٹر لیب (10) طب اور اس کے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے کے مواقع: جامعہ اہل حدیث کے طلبہ کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع۔

وظائف: ہر ماہ طلبہ کے لیے معقول وظائف۔

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام و طعام، ادویات، صابن، اساتذہ کرام و ملازمین کی تنخواہوں سمیت ایک کروڑ چودہ لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ احباب کے تعاون سے پیمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال مکمل ہو چکے ہیں۔ جبکہ مزید ایک فلور کی تعمیر شروع ہے۔ فلور کی اشد ضرورت ہے جس کا تخمینہ تقریباً 65 لاکھ روپے ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں۔ اس لیے خیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا

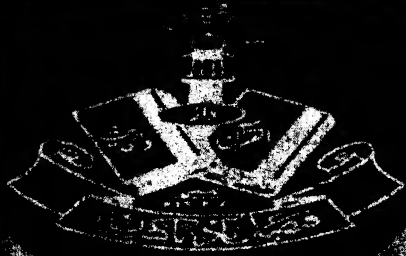
سلسلہ جاری رکھیں۔
ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 7-0107066-0286
یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ برانڈ رتھر روڈ لاہور پاکستان

042-37656730

0300-9476230

(ناظم اعلیٰ جامعہ اہل حدیث چوک داگراں لاہور) **عبدالغفار روپڑی**
حافظ

منشیانہ



کلیڈا القرآن للحریث بن کالونی

اعلان داخلہ

اشوال سے

آخر شوال تک

☆ انقلاب اسلام کا طاعنی و کبریا ☆ عالم اسلام کا عظیم و قدیم ادارہ
☆ پچھون صدی سے و احقر کتاب و سنت کی خدمت میں پیش پیش
☆ کلیڈا کے فیض یافتگان اور دون و بیرون ملک خدمت دین کی ترویج میں کوشاں

شعبہ جات

شرائط داخلہ

کلیڈا القرآن للحریث بن کالونی

امسال

حافظ محمد شاہد خدابخش، حافظ محمد رضوان بشیر
حافظ قاری عبدالرشید، حبیب الرحمن سلیم
کامیہ یونیورسٹی (سعودیہ) میں داخلہ ہو چکا ہے و اللہ اعلم

جامعہ اسلامیہ (سعودیہ) میں زیر تعلیم دار القرآن کے متعدد طلبہ میں سے 2 طلبہ
عبدالرؤف غوری علی عرفان کا داخلہ ایم فل M. Phil
میں ہو چکا ہے جو کہ کلیڈا کا عظیم الشان اعزاز ہے مزید برآں علی عرفان
نے کالیہ الشریعہ میں تمام پاکستانی طلبہ سے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

حفظ مع التجوید کے ساتھ ساتھ
منتخب سورتوں کا ترجمہ مع عقیدہ
کی تعلیم اور سنون نماز اور دعائیں

☆ مدینہ یونیورسٹی جامعہ اہل القرآن مکتہ المکرمہ جامعہ ملک سعود الاسلامیہ ریاض سے الحاق ☆ آخری چار کلاسز میں مقالہ جات کا اہتمام
☆ مسابقات ☆ تقریری و تحریری سرگرمیاں ☆ صاف و تھرا ماحول ☆ تعلیمی نظم و ضبط ☆ اسلامی اخلاق و آداب ☆ علمی مباحثہ
☆ کھانے کا بہترین معیار ☆ عربی بول چال کیلئے سازگار ماحول ☆ خوراک بہترین رہائش اور میڈیکل کی سہولیات بلا معاوضہ ہیں
☆ تجربہ کار فاضلین جامعہ اسلامیہ (سعودیہ) کی زیر نگرانی

0300-6600069
041-2645531
041-2649561



اشاعت دین کا عظیم مرکز ادارہ تبلیغ اسلام جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور

ادارہ تبلیغ اسلام

ادارہ ہذا ایک عرصہ سے دین حقہ کی نشر و اشاعت میں کوشاں ہے، یہ واحد ادارہ ہے جس کی طرف سے فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر قرآن و حدیث کی روشنی میں اصلاحی و تبلیغی لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ دین حقہ کی اشاعت کا یہ سب کام خیر احباب کے رضا کارانہ تعاون سے انجام دیا جا رہا ہے۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت و مفت تقسیم صدقہ جاریہ ہے۔

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ)

ادارہ ہذا کے تحت علاقہ کی معروف دینی درس گاہ جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) قائم ہے جس میں یتیم، غریب اور نادار بچے قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ زیر تعلیم تمام طلباء کے اقامتی و تعلیمی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔ طلباء کو لباس، بستر، علاج و دیگر تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

شعبہ خدمت خلق

شعبہ خدمت خلق کی طرف سے غریب افراد کی مختلف امور میں مالی اعانت کی جاتی ہے۔

قرآن مجید و کتب احادیث فنڈ

ادارہ ہذا کے تحت اس فنڈ میں آمدہ تعاون سے قرآن مجید مع تفسیر احسن البیان، قرآن مجید مترجم، کتب احادیث، بلوغ المرام، صحاح ستہ و دیگر اہم کتب احادیث غریب اور خواہشمند اہل علم کو مفت فراہم کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے۔ اس مد میں خیر حضرات اپنی اور اپنے مرحوم پیاروں کی طرف سے زکوٰۃ، عشر، عطیات مد سے تعاون فرما سکتے ہیں۔

اپیل تعاون

تمام خیر احباب سے پر زور اپیل ہے کہ رمضان المبارک میں خصوصی طور پر زکوٰۃ، صدقات، عطیات، عشر وغیرہ مد سے تعاون ارسال فرمائیں۔ جس قدر آپ کا تعاون ہمیں حاصل ہوگا اسی قدر ہم دین حقہ کی ترویج و اشاعت کر سکیں گے۔

تعاون بذریعہ بینک

◀ حبیب بینک جام پور آن لائن نمبر 11070005202201

◀ مسلم کمرشل بینک جام پور آن لائن نمبر 0114202010000993

نام و پتہ تحریر فرمائیے

بذریعہ منی آرڈر ◀ محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان

الداعى الى القرآن والسنة: طلباء ترجمة القرآن والحديث كلاس مركز هذا

من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً

کون ہے جو (صدقات و خیرات کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسد دے۔ (جو اچھے اور عمدہ صلہ کے ساتھ اسے واپس ملے گا)

اسلامی معاشرہ کے قیام
کتاب و سنت کی نشرو اشاعت
اور
اسلامی تہذیب و ثقافت
کے احیاء کیلئے

مختیر حضرات
کی خدمت میں

خصوصی
ایسر

طلبہ
جامعہ عارفیہ

کے معاون بن کر اپنے اسلاف کے لازوال ورثہ
کی آبیاری کیلئے بھرپور تعاون کیجئے

آپ کی زکوٰۃ و صدقات کا بہترین مصرف

جامعہ عارفیہ
فصل آباد
پاکستان

براہ راست زر تعاون اکاؤنٹ نمبر 0209-00366572-03

برائے رابطہ: حبیب بینک لیونڈ کول کلاتھ برانچ فیصل آباد

عمومیین غفر 0300-6600874 / فون: 041-8780274, 8780374

عمومیون 0300-9653243 / فیکس: 041-8782375

آپ کی عبادت تعاون برعائیں
آپ کی عبادت کی
حالت اور
ایک طالب علم پر ماہانہ اخراجات
3400/- روپے صرف

سرپرست اعلیٰ علامہ پروفیسر ساجد میر صدر حاجی بشیر احمد جامعہ عارفیہ فصل آباد

کتاب و سنت کی اعلیٰ تعلیم کا علمبردار ————— سلف صالحین کی لازوال یادگار
منفرد و مثالی تعلیمی ادارہ

جامعہ سلفیہ فیہا
فَصِيلُ الْبِلَادِ
۷۶۱ھ

ان شاء اللہ

2015

داخلہ 1 اگست
سے آغاز ہوگا

چند خصوصیات

- ✽ ماہرین تعلیم کی زیر نگرانی اعلیٰ تعلیم و تربیت
- ✽ قابل ترین اساتذہ
- ✽ مفت رہائش، کھانا، علاج و معالجہ
- ✽ مثالی انتظامات
- ✽ تحقیق و تصنیف کے شاندار مواقع
- ✽ کمپیوٹر لیب۔ بیوٹاک کے ذریعہ تمام ڈیوٹو کمپیوٹرز
- ✽ مدینہ یونیورسٹی، ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ، امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی ریاض، کنگ یونیورسٹی ریاض میں داخلہ کے سنہری مواقع
- ✽ صاف ستھرا ماحول، خوبصورت پارک
- ✽ تعصب اور فرقہ واریت سے پاک تعلیمی ماحول
- ✽ نصابی کتب کی فراہمی
- ✽ کشادہ کمرے
- ✽ ہم نصابی سرگرمیوں میں شمولیت کے بہترین مواقع
- ✽ عصری علوم کی تدریس کا شاندار انتظام

041-8780274

041-8780374

حاجی بشیر احمد

صدر
جامعہ سلفیہ

سرپرست اعلیٰ علامہ پروفیسر ساجد میر

جامعہ تعلیمات اسلامیہ

ہانی: مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف رحمہ اللہ



داخلہ کا آغاز 10 سوال سے

- ★ پرائمری پاس بچوں کے لئے 3 سال میں مڈل اور حفظ قرآن مجید
- ★ مڈل پاس بچوں کو 7 سال میں ایم اے پاس عالم دین بنائیں

★ جامعہ تعلیمات اسلامیہ کے امتیازات ★

- ☆ دینی و عصری علوم ایک ساتھ ☆ کمپیوٹر، آڈیو اور ویڈیو کے ذریعے تعلیم ☆ قرآن و سنت کی راہنمائی میں شخصیت سازی
- ☆ عربی کی زندہ زبان کی حیثیت سے تدریس ☆ ہم نصابی سرگرمیاں ☆ تعلیمی و ترقیاتی پروگرام ☆ تقریری و تحریری مقابلے

حیثیت سند

گورنمنٹ (HEC) سے منظور شدہ ایم اے کے مساوی ڈگری
مدینہ یونیورسٹی، جامعہ ام القریٰ، مکتہ المکرمۃ اور جامعہ سعود ریاض میں داخلہ کے مواقع
نوٹ: سلفی دینی مدارس کے ساتھ الحاق کا سلسلہ جاری ہے۔

شرائط داخلہ

- ☆ بچے کا سکول سرٹیفکیٹ ایڈوانس سکول سرٹیفکیٹ
- ☆ بچے کے ساتھ سرپرست کی مع صل شافی کارڈ و تحریر آوری

فری

قصاب و طعام
مفت کھانا

اہلیت بجائے داخلہ

- ☆ شعبہ تحفیز القرآن: پرائمری پاس ☆ شعبہ کتب: مڈل پاس

جامعہ سٹریٹ (بالقابل ستارہ ٹیکسٹائل) سرگودھا روڈ فیصل آباد

فون: 11-910-8847 041-مدیر: 0321-9667350

راہ
لے

كلية السيدة فاطمة الزهراء للبنات وجامع مسجد اهل حديث

بھریا دودھ ضلع نوشہرو فیروز سندھ

کیلئے دو کنال پلاٹ کا سودا مبلغ -/2,400,000

(چوبیس لاکھ روپے) میں کیا گیا ہے۔ جس میں سے

مبلغ -/200,000 (دو لاکھ روپے) بطور بیعہ ادا کر

دیئے گئے ہیں۔ بقایا مبلغ -/2,200,000 (بائیس لاکھ روپے)

ادا کرنے ہیں۔

نیکیوں کے موسم بہار **رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ** میں دل

کھول کر تعاون کریں اور جنت کے مستحق بنیں۔

اکاؤنٹ میزبان بینک

1781-0100313455

ایم سی بی بینک

0839-1001137

0310-0066686

0301-3683405

خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سکھر

ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان صوبہ سندھ

مختار
عبدالرحمن شاقب

Weekly AHL- E - HADITH

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell. 042-37729933

Fax. 042-37725525

Weekly Ahle-Hadith

042-37720257

Paigham T.V.

042-37722876



زیر نگرانی
حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالرشید مجاہد آبادی

رئیس الجامعہ

جامعۃ الدراسات الاسلامیہ

(مرکز ام الہدیٰ)

نئے تعلیمی سال کا داخلہ 10 شوال سے آخر شوال تک جاری رہے گا۔

شعبہ جات

- ❖ درس نظامی ❖ تحفیظ القرآن
- ❖ علوم عصریہ ❖ کمپیوٹر کورسز
- ❖ فتاویٰ جات ❖ بیت المال
- ❖ رمضان میں دورہ جات

خصوصیات

- ❖ قابل محنتی، تجربہ کار اساتذہ کی خدمات
- ❖ تعلیم کے ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ
- ❖ اشراق و تہجد کی نماز کا باقاعدہ اہتمام
- ❖ ہر طالب علم کو ماہانہ وظیفہ
- ❖ حفظ حدیث کا اہتمام
- ❖ وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق
- ❖ دینی و دنیاوی کتب کی لائبریری
- ❖ کمپیوٹر کورسز کے لیے لیب کا انتظام
- ❖ فن تقریر میں مہارت کے لیے مشق
- ❖ دینی و عصری علوم کی کتب کی مفت فراہمی
- ❖ ہر بچے کی عبارت پر خصوصی توجہ
- ❖ برب نہر خوبصورت محل وقوع

0300-9491221
0300-4639354

ناظم جامعۃ الدراسات الاسلامیہ
کینال بینک عزیز پبلی ہر بنس پورہ لاہور

حافظ عبدالرؤف